۳۶۰
ظفر مبین
مناظرہ

وَمَا قَتَلُوْهُ وَصَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

من تصنیف انیف جناب مولانا مولوی حاجی صوفی خلیل الرحمن صاحب ساکن امروہہ

کتاب مسمیٰ

ظفر مبین

بایمائے حافظ دوست محمد خانصاحب سوداگر لنڈھور بازار کوہ منصوری منشی حبیب احمد صاحب

باہتمام محمد سعید صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ

کوہ منصوری

تجارتی پریس میرٹھ میں منشی بشیر الدین پرنٹر سے

چھپا

قابل توجہ اور یادداشت کے لایق

اطلاع

بہت سے لوگون کو مرزائی پارٹی والے یہ کہدیا اور لکھدیا کرتے ہیں کہ ہم بہی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں مگر محض صاحب شریعت ہونیکے اعتبار سے اور آپکا تمام جہان کیواسطے رسول ہوکر مبعوث ہوتا جانتے ہین لیکن انبیائے سابقین کے فیضان کیطرح محدود زمان کے لحاظ سے اور آپکی عالم دنیا والی حیات کے عہد سے لیکر تاقیام قیامت غیر تشریعی نبیون کی بعثت ضروری اور محتاج الیہ ہونیکے ساتھ ۔ چنانچہ اس مضمون کو ان کی جماعت ابلہ فریب تصانیف مین بدعوے اثبات بنصوص قرآنی منشاے کلام الٰہی کے خلاف تقریرون میں شائع کرنے مین بہت زور سے اعلان کرتے ہیں مگر جو صاحب صاف چشمہ فیضان سے جناب سید الانام والمرسلین کے اور نور آفتاب فرقان حمید کے بتوفیقات الٰہی بہرہ ہین خوب جانتے ہین ۔ کہ جن قیاسات پر وہ مدعیان جریان سلسلۂ نبوت کے دلائل پیش کرتے ہیں حق الامر سے برگشتہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور در صورت عدم تسلیم باب نبوت اصطلاح اسلامی بند ہونیکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے اور نیز آپکو تمام نبیون کا ختم نہ ماننے کے جسقدر آیات قرآنی کو غیر تشریعی نبیونکی آمد کی بابت وہ اس امت کیلئے پیش کرتے ہیں اُنسے ہرگز لازم نہیں آتا ہی کہ آمد قبول کرنیمیں غیر تشریعی ہونا سبب آئندہ نبیون مفروضہ کیلئے ثابت ہوجائے بلکہ جب قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کی نسبت جناب باری یون فرماتے ہین جنکی ملت پر امت محمدیہ کی ملت ہی کہ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ (س عنکبوت ۲۶) اور بنی اسمٰعیل مومنین خصوصًا اور دیگر مومنین مسلمین بحیثیت اسلام کے عمومًا یقینًا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہین تو جب آپکی اولاد مین نبوت اور کتاب دونون کو اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمادیا اور محل ورود کا زعم مدعیان نبوت جاریہ کے وجود بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے پایا جاتا ہے اور جیسے اختراعی تاویلات باب نبوت کھلے رہنے کے نسبت تجویز کیجاتی ہین نزول کتاب بھی

حق میں بہی ایجاد ہوسکتی ہیں انکی ایک امر میں تخصیص کرنی غلط ہی اور یہ بہی ظاہر ہی کہ جو شرف انعامی
نبی صاحب کتاب خصوصاً صاحب شریعت مستقلہ کو پایا جاتا ہی وہ نبوت بے کتاب اور تابع شریعت
سابقہ والیکو حاصل نہیں ہوتا ہی پس جب انعام نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام ہوچکنی
والا نہیں مانا جاتا ہی اور آپکے بعد والون کی بغیر اس منصب ملنے کے بدبختی شمار ہوتی ہی تو بغیر انعام
کتاب بلکہ بغیر مستقل صاحب شریعت ہونیکے بہی انبیای سابقین کے پایہ سی مرتبہ انعام یافتہ ہونیمین
بموجب آیت مذکورہ سورہ عنکبوت کے محروم قسمت ثابت ہوئے پس چونکہ مرزائی پارٹی کے عقیدہ کی بنا
تاویلات فاسدہ پر ہے لہذا واضح ہو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزرگ مراتب بولنے مین
قَالُوا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ (س منافقون) والونکے پورے مشابہ ثابت ہوئے۔
فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ○ محررہ خلیل الرحمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ تُضِلُّ مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ
مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ○

کیفیت مناظرہ خلیلیہ

قربان ہمارا مال اور ہماری جان واحد لاشریک رب منان کے انعام واحسان پر جسنے اپنی حبیب رحمۃ للعلمین
کو ہمارے لئے فرقان حمید قرآن مجید کیساتھ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کی شان
عطا کرکے سب بڑی اور چھوٹے درجے والے نبیونکی آمد کا تمام کنندہ بناکر دنیا مین قیامت تک سب
انس وجن کی ہدایت کیواسطے بہیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین
کی امت مرحومہ کو آپکا دین اسلام پہیلانے اور دشمنونکے حملون سی بچانیکیلیے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ کی صفت بخشکر
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کی شان اور وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
کا انعام دیکر تمام امتونکیلئے جدید انبیا کی آمد کی احتیاج سے مستغنی فرماکر مفخر اور ممتاز کیا اور سنا دیا

کہ رسول اللہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیامت کے دن تمپر گواہ ہونگے اور تم سب امتیان محمد دوسرون پر گواہ ہوگے۔ (آخر سورہ حج) پس نماز کو قائم کرو۔ اور زکوۃ دیتے رہو اور خدا تعالی کیساتھ پورا اعتماد رکھو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت خوب آقا اور بہت اچھا مددگار ہے۔ مگر امن جسمانی کے اس عہد مین موصوفہ جماعت کے خلاف پر اپنی تعلیم سے چودہوین صدی کے مسیح مرزا صاحب نے اس خیر امۃ کی بیخکنی مین وہ سعی اور کوشش دکھلائی کہ اپنی مریدوں سے منوایا اور یون کہکر خالص توحید الٰہی کو جو قرآن کریم میں صدہا جگہ مذکور ہے اشراک باللہ کیساتھ مٹانیکا سبق سمجھایا۔ (جیساکہ مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کرسکتے ہین۔) چنانچہ تصنیفات مرزا صاحب توضیح المرام سے رسوخ دلی والے اس فقرہ کو منشی قاسم علی صاحب دہلوی اپنے رسالہ دین الحق کے صفحہ ۲۳ مین نقل کرکے اپنے فریق کے ایمان کی خونریزی کررہے ہین اور توحید تثلیث مین ہونیکا وجو بہت جگہ قرآن مین وارد ہے اسکو تربیع مین قائم کرکے اپنی جماعت سے شیر کا خطاب پارہے ہین اہل انصاف سمجھ سکتے ہین کہ انکو حضرت سیف اللہ رضی اللہ عنہ سے کونسے خالد اور کونسے شیر ہونیکی نسبت حاصل ہے خود ظاہر ہے کہ معاملہ برعکس ہے تو بالضد نسبت پائی جاتی ہے علی ہذا انکی پارٹی مین جو صاحب سربرآوردہ ہین اسی چال ہین ہین لہذا منشی صاحب رسالہ مجریہ ماہ جنوری ۱۹۱۱ء کا مولفہ جو اسلامی اصول کے برعکس مسلمانون پر یہود اور نصاریٰ کے خطاب و الی تقریر دینی مرقوم ہے باوجود دیکھے بعد دیگرے مرزائی پارٹی کی تصنیفات کے علاوہ ہمارے پرانے آشنا حافظ میران عبد المجید صاحب منصوری مرزائی فریق کے کارکن نے پارسال وہ رسالہ بھی ہمارے مطالعہ کیلئے بھیجا مثل مشہور ہے کہ ناچار فریاد خیزد ز درد۔ تا آنکہ مین جو بفضل خداوند تعالی حکیم ہون اور مدتون انکے یہان مریضونکا علاج کرتا رہا ہون دلی درد کی انکو دوا بخشنی چنانچہ جب ہی قریب عرصہ میں نسخہ تریاق الواہب یعنی شہاب ثاقب تحریر کیا مگر شائع ہونیسے اہل مطبع کی غفلت نے روکا اور پورا تیار بھی نہوا ولیکن پھر بھی جسقدر وہ مکمل ہوگیا ہے شفا کے طالبون کیلئے کافی اور وافی ہے اسکے دو جزو امسال ۱۲ مئی کو بذریعہ ڈاک سرکاری ہیر الصاحب مینجر موصوف کے پاس روانہ کردیئے گئے اتفاقی سے اسیدن ایک شخص کے علاج کرنیکے لئے مجھے دہرہ دون جانا ہوگیا وہان ہیر الصاحب کیطرفسے ایک کارڈ پہنچا کہ جلد دوم شہاب ثاقب جو نام ہے اسکی پہلی جلد بھی بھیجدیجیئے اسکے جواب مین انکو مطلع کیا گیا کہ اسکا پہلا حصہ علیحدہ مضمون رکھتا ہے وہ ضیاء الابصار کیساتھ موسوم ہے اسکے بعد ایک لفافہ میں پرچہ مع دو خطوط مکہ معظمہ سے آئے ہوئے کے ورود ہوا اور الحق ھو جسکو فارسی زبان میں یون کہا گیا ہے ۔ کہ وارد مگر

چاہیے تو اس طرح تھا کہ دلکو یون سمجھا کر ؎ بخور ہر چہ آید ز دست حبیب ÷ نہ بیمار دانا تر ست از طبیب
کے ہمارے منت کش اور شکر گزار ہوتے۔ بجای اسکی ناک بھون چڑہا کر جو ہمارے طرف سی اصول ایمانی
یعنی توحید و رسالت کے باب میں رسالہ شہاب ثاقب کے اندر مرزائی طائفہ پر نقض بیان ہوا تھا۔
نصوص قرآنی سے تو کوئی جواب نہ لکھہ سکی حالانکہ اپنی فریق کے کارکن ہونیکا بہت کچھہ فخر رکھتی ہین
اور بوجہ خود انکی رسالہ مجریہ بھیجنے کے ہمنے اُسکی جواب نویسی کیطرف توجہ کی بلکہ ذیل کا فرعی سوال قایم
کرنیکا پہلو نکالنے کیلئے پہلے کچھہ جواب سے کنارہ کشی اختیار کرکی فرماتے ہین رسالہ شہاب ثاقب کو خاکسار
نے بہت غور سے پڑہا۔ اسکا اصلی جواب (یعنی پورے رسالہ کا جواب: ناقل) اگر مناسب سمجھا تو جناب
میر صاحب شیر اسلام ہی دینگے۔ انتہی۔ یہ شیر صاحب وہی ہین جو سیف اللہ الجبار کے شکار ہوا کرتے
ہین جس تقریب کی مرہم پٹی مین تین سو روپیہ جناب مولوی ابو الوفا صاحب کے نذر کیلئے چندہ کرکے لدہیانہ
مین وا گزار ہوئے چنانچہ از انجملہ ایکسو ایکروپیہ میران صاحب نے بہی منصوری پارٹی کی جیب سے روانہ کری
اور میدان مقابلہ میں ہار کر پیچھے سی خود میر صاحب اور میران صاحب وغیرہ اشتہارات مین روتے رہی خسر الدنیا
وَالْآخِرَةَ ط ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۰ پہر آپ لکھتی ہین تاہم بندہ کی رائے رسالہ ہذا کے
متعلق حسب ذیل ہی۔ (۱) رسالہ مذکور عوام الناس کو غلط فہمی مین ڈالنی کیلئے ایک عجیب آلہ ہے۔
واہ میران صاحب آپکی بہت غور سی پڑہنے پر عدم فہمی کی دلیل ہے کیونکہ شہاب ثاقب کے پہلی اعتراض پر ہی
بغلین جہانکنے لگی چنانچہ قرآنی کوی آیت ہمارے پہلی سوال کے جواب میں باوجود لفظی حافظ ہونیکی آخر تاریخ
مباحثہ تک نہیں لکھ سکے۔ (۲) قولہ۔ رسالہ موصوف مین آپنے بہت سختی سے کام لیا ہی۔ تعجب ہے کیا غور سے
میرن صاحب نے ہمارے شہاب ثاقب کو پڑہا تہا اور رسالہ مجریہ کی بیان کو سمجھا تہا دیکھیے وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ط کیسا تہہ میر صاحب نے پہلی سند لیکر جو اُسکے مؤلف ہیں مومنین صالحین پر یہود و
نصارا کے خطاب تمام رسالہ مین طعن و تشنیع کے الفاظ بہری ہین اسلئے کہ مرزائی پارٹی والے معتزلہ اور
جہمیہ کے اقوال سے اپنی عقائد کی زیادہ تائید کیا کرتے ہیں۔ لہذا میزان اعتدال قرآن کریم پر تولنی سے
پارٹی مذکور کی کیفیت جیسی ثابت ہوئی شہاب ثاقب کے آئینہ مین دکھلا دی گئی ہی۔ اور میرن صاحب کا
یہ لکھنا کہ مرزا صاحب کی توہین کرکے یہود و نصارا کی مشابہت کا اچھا ثبوت دیا ہی۔ سو قرآن مجید جس پر
شاہد ہو وہ مذہب اسلام کی اندر اس سے اچھا غوص اور کیا چاہئی ما دونیز قرآن کریم کے معنے صحیح سمجھنے کیلئی خوش فہم

متقدمین اہل سنت والجماعت سے سند پیش کرنی مقبول ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کی ذات خاص سے ہمکو کچھ خصومت نہین ہے جو ہم انکی توہین کے درپے ہوتے اظہار امر حق کے سلسلہ میں جیسی انہین علامتین ظاہر ہوئین انکا فوٹو کھینچدیا گیا ہی۔ (۳) قولہ۔ سارا زور آپنے حیات مسیح ناصری پر لگایا ہی جو اسلام کیلئے سخت مضر اور عیسائیت کیلئے مفید ہی۔ انتہی۔ ہمارا یہ شیوہ آپکی طرح نہیں ہے کہ واللہ عزیز حکیم کے مطلب مین اور بل رفعہ اللہ الیہ کے مفہوم مین تاویلات کر کے معتزلہ اور جہمیون کے اقوال لیکر یہود او رنصارا کا مذہب اختیار کر لیا جاے۔ (۴) قولہ۔ حیات مسیح ناصری میں جہانتک آپنے ثبوت دیے ہین وہ اقوال مفسرین و علماء سابقین کے حوالہ سے دیئے ہیں الخ بیشک وہ حوالے معتزلہ اور جہمیو نکے خیال سے نہایت بہتر ہین ان پہلو نکو وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ کا شرف نص قرآنی سے ثابت ہی۔ لہذا جو کچھ عقلیہ ڈھکوسلے میر الصاحب لکھتے ہین مردود ہین۔ چنانچہ بجواب مراسلہ مذکور کے میر الصاحب کو ۲۸ مئی ۱۹۱۳ء یعنی وصول تاریخ مراسلہ مین ہمنے توحید و رسالت حقہ کیطرف دعوت کر کے آیت وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا گیا تھا غفلت کے خواب سی جگایا اور مرزا صاحب کے نسبت جواب بین سنادیا کہ رسالہ مجریہ کا جواب شہاب ثاقب ترکی بہ ترکی ہی نہ غرض کسیکی ہتک عزت اور اشاعت امر حق ہی معہ دفعیہ اقوال زاہق۔ پر میر الصاحب نص قرآنی کے مقابل یہ تو کہان توفیق تہی کہ نص قرآنی لکھکر ہمارے پاس بھیجتے اسکی بجاے اس بات کے مدعی ہوے کہ مینے جو بموجب قرآن و حدیث حضرت مرزا صاحب کو نبی و رسول مہدی و مسیح موعود مانا ہی سو یہ نقض عہد نہین ہے الخ اور اس محض عدم تدبر والی تحریر میں مکیدانہ تقریر سے ارشاد حضرت عزت ہیں فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ کے مصداق ہونیکے لئے سورہ نحل رکوع ۱۹ والی آیت کے مابعد آیتون خصوصا وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا پر نظر نکرکے ہمکو میر الصاحب لکہتے ہین۔ البتہ اس نقض عہد کے آپ اور آپکا تمام گروہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت و رسالت کا انکار کر کے مصداق ہو گئے۔ یہ وہی مثل ہی کہ پیران نمے پرند مریدان می پرانند۔ میر الصاحب خلاف منشاء کلام مرزا صاحب کے جو شصت سالگی کی عمر ہی پہلے ادا سے اپنا ایمان ظاہر کرتے اور ہم پر الزام لگاتے ہین۔ دیکھئے مرزا صاحب فرماتے ہین۔ اَمَّا الْجَوَابُ۔ فَاعْلَمْ يَا أَخِي إِنِّي مَا ادَّعَيْتُ النُّبُوَّةَ وَمَا قُلْتُ لَهُمْ إِنِّي نَبِيٌّ وَلَكِنْ تَعَجَّلُوا فِي فَهْمِ قَوْلِي وَمَا فَكَّرُوا وَاحَقَّ الْفِكْرِ الخ۔ ايضا وَمَا كَانَ لِي أَنْ أَدَّعِيَ النُّبُوَّةَ وَأَخْرُجَ مِنَ الْإِسْلَامِ

وَالْحَقُّ بِقَوْمٍ كَافِرِيْنَ - وَهَا اِنِّيْ لَا اُصَدِّقُ اِلْهَامًا مِنْ اِلْهَامَاتِيْ اِلَّا بَعْدَ اَنْ اَعْرِضَهٗ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَاَعْلَمُ اَنَّهٗ كُلَّمَا يُخَالِفُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كِذْبٌ وَاِلْحَادٌ وَزَنْدَقَةٌ فَكَيْفَ اَدَّعِي النُّبُوَّةَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ - ترجمہ لیکن جواب یہی کہ اے برادر جان لے کہ مین نے نبوت کا دعویٰ نہین کیا اور نہ مین نے انکو کہا کہ مین نبی ہون ولیکن مفتیون نے جلدی کی اور خطا مین پڑگئے میری قول کو سمجھنے مین اور انہون نے جیسا فکر کا حق چاہئے فکر نکیا الخ ایضاً - اور مجکو زیبا نہیں ہے کہ مین نبوت کا دعویٰ کرون اور اسلام سے نکلجاؤن اور کافرون الے گروہ سے ملجاؤن - اور خبردار ہو کہ بیشک مین اپنے الہامات سے کسی الہام کو باور نہیں کرتا ہون مگر بعد کتاب اللہ پر اُسکو پیش کرنیکے اور مین یقین رکھتا ہون کہ الہام جب کبھی قرآن کی مخالفت کرے تو وہ جھوٹ اور گمراہی اور بیدینی ہے پس کیونکر نبوت کا مین دعویٰ کرسکتا ہون جس حالت میں کہ مین مسلمانون سے ہون - حمامۃ البشریٰ مطبوعہ ۱۳۱۱ھ صفحہ ۷۹ - اس مقام پر چند لطیفے واجب الاظہار ہین - ۱ یہ کہ یہ رسالہ ہمارے پاس موجود ہے - طالب حق تشریف لاکر بچشم خود عبارت منقولہ کو دیکھ سکتے ہین - (۲) مرزائی پارٹی کو بلا تامل اور بغیر تاویل کے اس مضمون پر ایمان لانا چاہئے کیونکہ بموجب میران صاحب کے خیال کے مرزا صاحب کی ساٹھ برس کی عمر سے پہلی اسکی اشاعت مرزا صاحب کیطرف سے ہوچکی ہے - (۳) یہ کہ اگر نزاع نبوت کے بارہ میں واقع ہوا تھا تو اُسی نبوت کے دعوے کے متعلق تھا جو تابعین انبیا مین سے کسی کو صاحب شریعت کے عہد میں نبوت کا منصب ملا - مثلاً عہد موسوی میں داود علیہ السلام وغیرہ کو اور عہد عیسوی میں شمعون وغیرہ کو منصب نبوت ملا نہ در بارہ نبی صاحب شریعت کے نزاع ہے کیونکہ بعد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسیکا صاحب شریعت ہوکر مبعوث ہونا متنازع فیہ قادیانی فریق کے نزدیک بھی نہیں ہے - (۴) یہ کہ جو لوگ محدث اور نبی کے منصب میں فرق نہیں کرتے اور نہیں سمجھتے ہیں وہ مرزا صاحب کے نزدیک جلدباز اور خطاکار ہیں جو تدبر اور تفکر کا حق ادا نہیں کرتے ہیں (۵) یہ کہ متنازع فیہ نبوت کا بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننا قرآن کریم کے خلاف ہے اور مرزا صاحب کے جو الہامات اس سلامتی حواس کیساتھ کتاب اللہ پر پیش کرنیکے زمانہ کے خلاف ہون وہ بیکار ہیں اور مرزا صاحب کے نزدیک تحقیق ہوچکا تھا کہ بعد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متنازع فیہ نبوت کا مدعی اسلام سے خارج اور کفار میں داخل ہوجاتا ہے - (۶) یہ کہ مرزا صاحب

جان چکے کہ قرآن کریم سے جب کبھی الہام مخالفت کرتا ہی تو وہ کذب اور الحاد اور زندقہ ہی پہر کیوں اس بات کے مدعی ہوے اور اپنے مریدوں سے منوایا کہ (جیسا کہ مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہی کہ اُسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کی لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں) جس سے ثابت ہوتا ہی کہ انکا کتاب اللہ پر اپنے الہامات کو پیش کرنا صحیح قاعدہ سے نہیں تہا۔ کیونکہ قرآن کریم سے واضح ہی کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسیکے لئے ابنیت کا مقام استعارہ کے طور پر تجویز کرنا اور کہنا بھی غلط دعویٰ ہے۔ دیکھو فرماتے ہیں لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (پ زمر۔ رکوع اول) کہ اگر اللہ ارادہ کرتا یہ کہ بیٹا اختیار کرتا تو کیا اُس ہی سے کہ جو چاہتا ہی پیدا کرتا ہے چن لیتا۔ وہ پاک یعنی اس سے بری ہی۔ وہ اللہ یکتا زبردست ہی۔ اور خوب معلوم ہی کہ مقام ابنیت بطور استعارہ سی مرزائی پارٹی خواہ کتنی ہی تاویلات کریں لے پالک والی مخصوصیت کے منصب ہونیکے معنے وہ پولوس کیطرح کرینگے۔ اور یہ سب تاویلات اس آیت میں مردود ہو چکی ہیں۔ اور ہمارا تعجب آمیز سوال مرزائی صاحبان کو اس بنا پر کہ قرآن کریم پر الہامات کو مرزا صاحب کا پیش کرنا واجب نہیں کرتا ہی کہ مفید منصفانہ تدبر کو ہووے جس میں غلطی واقع نہوئی ہو وحشت خیز نہ ہووے کیونکہ اپنے قول کی سند اُنکو ہم سنا دیتے ہیں یعنی اسی حمامۃ البشریٰ کے حاشیہ صفحہ ۵ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں جسکا یہ ترجمہ ہی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حدیث وَاللّٰهِ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ الخ میں صیغۂ رجع کو چھوڑا اور يَنْزِلُ کو اختیار کیا اسپر قوی دلیل ہی کہ عیسےٰ سے دوسرا مرد مراد ہی نہ وہ عیسےٰ جو نبی اللہ ابن مریم ہوئے۔ انتہی۔ کیونکہ یہ دلیل قوی نہیں بلکہ مجروح ہی اور جبکہ ابن مریم والی الفاظ حدیث میں تاویل مرزائی فریق کرتا ہی جو نبی اللہ عیسےٰ علیہ السلام کے حق میں وارد ہونے پر صراحۃً دلالت رکہتے ہیں تو لفظ رجوع سی دوسرے مرد مراد لینے میں مرزائیوں کو موقع کیوں نہ ملتا۔ سورہ نمل کے اندر قول سلیمان علیہ السلام مَا ذَا يَرْجِعُوْنَ اُس قول کے بارہ میں بولا گیا ہی جسکا پیدا اور ظہور نو ایجاد ہونا کلمہ کا ذا بتلا رہا ہی۔ کہ بلقیس کے دل سی امید کیا گیا تہا نہ بعینہ پیغام جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے نامہ میں تحریر کیا تہا پس اہل فہم سمجھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کے الہامات خود ان کے اور انکی پارٹی کے فیصلہ سے کتاب اللہ کیموافق ثابت نہیں ہوے بلکہ جو پر کہنے والے اہل حق ہیں اسلئے بعد پیش کرنیکی صحت اور عدم صحت معلوم کرنیکے محتاج رہی خذ هذا امنی وتدبر۔ اور زبانی کے دعوی استقرائی تامہ کے

اس سے ثابت ہوئی۔ (۷) پچھلا مقولہ کہ مین نبوت یعنی تمنازع فیہ نبوت کا کیونکر دعوی کرسکتا ہون یعنی دعوی نہین کرسکتا ہون درحالیکہ مین مسلمانون سے ہون صاف ظاہر کرتا ہی کہ بعد جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نئی نبی کا دعوی نبوت کا اور اعتقاد نبیونکی آمد جاری رہنے کا کذب اور الحاد اور زندقہ مرزائی فتوی سے بھی ثابت ہی جیسے کہ علمای اہل تحقیق سی ثابت ہی پس نتیجہ ظاہر ہی کہ منکر فتوی ہذا کا باطل پرست شخص ہے اور مرزائیون کو شرک فی الرسالت جاریہ کے عقیدہ سے تائب ہونا فرض ہے ؀

خوشتر آن باشد کہ راز دلبران ؎ گفتہ آید در حدیث دیگران

مقولہ دوم کے بعد میر النصار صاحب اپنے دوسرے خط مین ہمارے مراسلہ سوالیہ کے جواب بالنص تحریر کرنیسے چشم پوشیدہ کرکے متعلق اس فقرہ کے جو درج کیا گیا تھا کہ مجدد ہونا دین اسلام کے اندر شرائط رکھتا ہی جنکے خلاف وجود مرزا صاحب کا دنیا میں جلوہ گر ہوا۔ اسی پر رسالہ شہاب ثاقب مین آگاہی دیگئی ہی۔ انتہی۔ یون سوال کرکے سائل بننے کا موقع پیدا کرنے لگی کہ مہربانی فرماکر وہ شرائط آپ پیش کرین جنکی رو سی کسی مدعی نبوت و مجددیت کا دعوے مانا جاسکتا ہے الخ جسکے جواب مین دوسری جون کو لکھہ دیا گیا تا وقتیکہ آپ اور آپکی تمام جماعت کیطرفسے وہ قرآنی آیتین مع صحیح احادیث پیش ہون کہ انمین جتلایا گیا ہو کہ کسی کیلئے استعارہ کی طور پر ابنیت خدا کیسا تھہ کہنی اور ماننی جائز ہی میری طرفسے شرائط مجدد کی تصریح نہوگی۔ انتہی۔ کیونکہ ترقیات اہل ایمان کے ثبوت کیواسطی پہلے اُسکی صحت ایمان کا ثبوت ہونا واجب ہی اور مکتوب الیہ کا مکتوب منہ کو جواب نویسی کی عرصہ مین حیلہ و حوالہ سی کام لینا کافی جواب نہین ہوتا ہی۔ مگر میر النصار صاحب پر ہماری اس تحریر کا کیا اثر پڑا کہ جیسے کسیکو سانپ سونگھہ جاتا ہے جواب نویسی سے خاموشی سادہ گئی لیکن تا وقتیکہ بات صاف نہو جائے میر النصار صاحب کو ہم کب خاموش چھوڑ سکتے تھے چنانچہ ہمنے جواب کے تقاضہ میں ۶ جون کو پرچہ بھیجا پر غفلت کی خواب سے بیدار نہوی تب اپنا آدمی کی زبانی پیغام ہمنے بھیجا چنانچہ نوین تاریخ ماہ مذکور مین جواب نویسی کیلئے کروٹ لی۔ آپ لکھتی ہین کہ آپکا کارڈ مورخہ ۲ جون و دستی خط مورخہ ۶ رجون حال ہر دو داخل دفتر کئے جاچکے تھی کیونکہ انمین کوی بات بجز لغویات قابل توجہ و جواب سمجھی گئی تھی۔ انتہی۔ سبحان اللہ مرزا صاحب کے مخلصین ہونیکی میر النصار صاحب نے اچھی داد دی کہ مرزا صاحب کی دعوے ابنیت کو نہ سوچا نہ سمجھا العرض طریقہ سی قبول کرکے قرآن کریم جو اُسکو رد کررہا ہی اُسکی تقریر کی بابت لغویات کا مصداق لکھہ بھیجا۔ اور جیسے حدیث نبوی مین آخری زمانہ کی آثار کی بابت علامتون سے وارد ہوا ہے کہ لوگ بیعلمون یعنی قرآن و حدیث کی علم سی ناواقفون کو اپنا سردار بنالیونگی جو فتوی دینگے اور خود گمراہ ہنکر لوگون کو گمراہ بنائینگے۔ اپنی حقمین میر النصار صاحب مرزائی پارٹی کے کارکن بنکر اس پیشگوئی کے نظیر ہونیکو دکھلا رہی ہیں ؀

مبتلا جو ہو گیا جہل مرکب مین کوئی — اُسکو قرآن و خبر کی بات بہاتی ہی نہین
لغو بنکر لغو لکہتا ہی سراسیمہ سخن — ہوش مین کب آئی دانش اُسکو آتی ہی نہین

لہذا میر الصاحب کو جواب دیا گیا کہ میرا رسالہ شہاب ثاقب کیا پُر از سوالات آپکی نظر سے پہلی آپکی سوالات کرنیسے نہیں گذر چکا ہی جسکا جواب جب آپکو نہ بن آیا تو اپنی طرفسے اُلٹے پلٹے سوال لکھہ بہیجے انتہی کیونکہ میر الصاحب آخری سطرون مین لکھتے ہین کیا جنابکو معلوم نہین ہے کہ میرے مردود خطوط مورخہ ۲۶ مئی گذشتہ و ۲ جون حال جواب طلب ہین اور نیز یہ کہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ یہ طریق مدافعت آپنے کیون اختیار کیا ہی الخ نیز میر الصاحب کو اس پرچہ کی جواب سنا دیا گیا تہا کہ ہرگز کوئی شخص پیر بنانیکے لایق نہیں ہوتا ہی اور اُسکے مرید دیندار ثابت نہین ہوتے ہین تاوقتیکہ اُنکے حالات قرآن کریم کے فرمان اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرتے رہین خداوند تعالیٰ فرماتا ہے مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ کہ نہ خدانے کسی کو بیٹا اپنی لئے اختیار کیا اور نہ اُسکے ساتھ کوئی معبود ہو سکتا ہی لیکن مرزا صاحب آپسے کیا منواتے ہین۔ جیسا کہ مسیح اور اس عاجز کا مقام کہ اُسکو استعارہ کی طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین انتہے۔ سو خداتعالیٰ کا شکر ہی ہماری اسی تنبیہ کی سے میر الصاحب اس بات کی قائل ہوئے اور آپنے لکھا۔ (۱) ہرگز کوئی شخص پیر بنانیکے لایق نہین ہوتا اور اُسکے مرید دیندار ثابت نہین ہوتے ہین تاوقتیکہ انکی حالات قرآن کریم کے فرمان اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نکرتے رہیں۔ بیشک۔ بجا۔ درست جو اس بات کا منکر وہ کافر الخ۔ اسکی بعد میر الصاحب نے بغیر آیت قرآن اور حدیث نبوی کے سند لانیکے اپنے لئے قرآن و رسول کے اتباع مین ہونیکا فخر لفظی ہے اور مرزا صاحب اور اُنکی جماعت کا قرآن کریم کی نافرمانی سے بری ہونیکا دعویٰ کرکے دوسرا نمبر قایم کرکے فرماتے ہین کہ خداوند تعالیٰ جو فرماتا ہی مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ کہ نہ خدانے کسیکو بیٹا اپنے لئے اختیار کیا اور نہ کوئی اسکی ساتھ معبود ہو سکتا ہی۔ لیکن مرزا صاحب آپسے کیا منواتے ہین۔ جیسا کہ مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اُسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین۔ مولوی صاحب یہ اعتراض اجتماع ضدین کا مصداق ہی مانتی پہر اجتماع ضدین کے دعوی مین اس آیت کا مفہوم ولد حقیقی کی نفی مراد بتلاتے ہین اور چونکہ یہ نہین جانتے ہین جب نکرہ نفی کے تحت مین استعمال ہوتا ہی تو اس نکرہ کی تمام اقسام کی نفی مراد ہوا کرتی ہی چنانچہ آیت شریف مین ولد نکرہ نفی کے تحت مین مثل مِنْ اِلٰهٍ کے واقع ہی تو اُسکا یہ مطلب ہے کہ خداتعالیٰ نے اپنی لیے نہ حقیقی ولد اختیار کیا نہ مجازی یعنی استعارہ اسیطرح یہ کہ اُسکے ساتھ نہ کوئی حقیقتاً معبود ہے نہ فرض کیا ہوا

ہ ان سب اقسام سے بری ہی سبحان اللہ ؎ گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد ✦ بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم
ستار اللہ میر النصاحب کی فہم عجب ایجاد بندہ ہی کہ مرزا صاحب نے جو بطور استعارہ کے ابن اللہ ہونا حضرت مسیح اور اپنی حقیقی
اپنی جماعت سے منوایا ہی تو آیت سے اسکے مفہوم کو خارج اور ضد بتلانیلگے اور شرک واقعی کو نہ پہچانکر موحدونکو الٹا الزام
دیتے ہیں ہمارے مخاطب میر النصاحب کی مثال اس شخص سے ناقص تر ہے جو کہا گیا ہی ؎ شیخ کو سید کہانیکا تھا شوق
ارجی کہنے سے وہ رکھتے تھے ذوق ✦ اسلئے کہ اگرچہ وہ شخص سید نہیں تھا پر ممکن ہے کہ وہ سیدونکا قرابتی ہوا ہو یا کسی
سید کا لے پالک ہو علاوہ اسکے اتنا ضرور ہی اسکو یہ بات حاصل ہوگی کہ بسبب شوق و ذوق کے وہ شخص سید ونکی
صفتیں اپنے اندر پیدا کرنیمیں کوشش کرتا ہوگا بخلاف میر النصاحب کے خدا تعالی جسکے لیے کسیطرح کا ولد نہیں ہے اسکے لیے
ابن السید کے قائل کو دین اسلام کا مجدد ہی نہیں بلکہ اسکو نبی کا منصب پاکر مبعوث ہونا مانتے ہیں اور اہل توحید سے مخالفت
کرکے انپر طعن و تشنیع کی زبان دراز کرتے ہیں ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✦ میر النصاحب کے فہم کی کیفیت
ناظرین کو دکھلا کر ہم انکی باقی تحریر سے اور فقری ناظرین کیلیے لکھتے ہیں۔ عیسائی قوم حضرت مسیح علیہ السلام کے
بلا باپ کے پیدا ہونیکی وجہ سے انکو خدا کا اصلی بیٹا سمجھ رہی ہیں الخ نیز سب جانتے ہیں کہ مرزا صاحب کی والد حضرت مرزا
غلام مرتضی صاحب تھے پھر ایسا کون بیوقوف ہے اور کیا مصیبت پیش آئی ہی کہ انکو خدا کا بیٹا مانا جاوے معاذ اللہ معاذ اللہ
ہے۔ اسکے بعد آپ چند اوراق اپنی قال خلاف احوال کے چھپے ہوے ملفوف کرنیکی اطلاع دیتی ہیں اور دعوی مجرد جسکی حالت
ناظرین کیلیے ہدیہ کیگئی ہی اور کچھہ وہ آیندہ ہمارے جواب کے مضمون سے ملاحظہ فرمائینگے آپ سناتے ہیں اسپر بدل و جان ایمان
قل ہو اللہ احد الخ باقی رہا استعارہ کا معاملہ سو بالکل ٹھیک ہے جو کچھہ وحی و الہام منجانب اللہ حضرت مرزا صاحب
کو ہوے ہیں ان سب پر ہمارا ایمان ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن شریف پر اور ان الہامات (مرزائی) میں جو متشابہات سے
تعلق رکھتے ہیں انکے پیچھے پڑنا مومن (مرزائی) کا کام نہیں ہے اسکے بعد اپنے مخلص مرزائی ہونیمیں سرگرمی اور کچھہ نا بیان
نہیں اس نمبر کے صفحہ کو پورا کیا ہی یہانتک میر النصاحب کے فقرات پر جواب جو ہمارے طرف سے ہی انکو بیوقوف شخص اور
پیش آئی ہوئی مصیبت سوالیہ کا پتہ یہاں سنایا جاتا ہے اور اگلی صفحہ میں نمبر ۳ کی اندر اور نمبر ۴ میں میر النصاحب نے
اپنی جماعت کی گمراہی میں ترقی پر ناز کیا ہی ہمنے اسکو اسطرح رد کیا ہی کہ جو میر النصاحب قبول کرچکے تھے ہرگز کوی شخص
مرزا بنانیکے لائق نہیں ہوتا الخ ہمنے انکو جتلادیا کہ خداوند تعالی کا شکر ہے ہمنے جو شرط سچے پیر میں ہونیکی لکھی ہے
اسکی آپنے تصدیق کرلی اور جسمیں وہ شرط نپائی جاوے اسپر خود کفر کا فتوی بھی لکھدیا۔ کیا ابتک بھی آپکو اپنا عقیدہ
باطل خوردہ نظر نہ آیا۔ انتہی۔ کیونکہ میر النصاحب نے آیت مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَلَدٍ کا مطلب مرزا صاحب اور اپنی جماعت کے

حقمین شرک فی العقیدہ سے بری سمجھنے مین خیال باندہا ہی وہ غلط ہی لہذا اُنکا فتوا خود انکے حقمین ثابت ہوگیا اور لہذا
ہمارا جو اعتراض پیری و مریدی کے متعلق ہی وہ قوی ہوگیا اور مرزائی دعوا کہ وہ قل ہو اللہ کے مطابق کہتی ہیں انکو ا
حال کے مطابق نرہا اور اپنی بہیجی ہوئی آئینہ کتاب اور ملفوفہ پرچہ کے دیکھنے کی ہمسے خواہش کی تہی اسکی نسبت اور
قابل دید نہو سکیوجہ یہ ہمنے تحریر کردی کہ جب آپکی نزدیک سلف کی صالحین علمارکی اقوال متروک ہین اور برائی سے
یاد کئے جاتے ہین تو ہم بہی آپکی جماعت کی تحریر کا مطالعہ نظر انداز کرتے ہین اور آپ سے جو خط کتابت کا سلسلہ
جاری ہوچکا ہے، لہذا آپ خود بذریعہ تحریر پرچون کی جواب نویسی کیجئے میرا آپ سے برابر مطالبہ ہی مطالبہ بہی کیساتفریق
یہ ہمین توحید اور تشریک کردینے کا کہ استعارہ کی آڑ مین مرزا صاحب نے آپ جیسے بہتونکو شرک والی کنوی مین ڈبوکر
خدای واحد کی توحید ماننے سی جدا اور نصارا کی جماعت مین داخل کردیا۔ یہ اسواسطی میر انصار صاحب کو جتلایا گیا کہ بدلالت
نص قرآنی ثابت ہی کہ نصارا بہی مسئلہ توحید کو حق بتلاتے ہیں پر انکا حال غلط تاویلونکے سبب سچی توحید ماننے کے
خلاف ہے، لہذا ہمنے میر انصار صاحب کو فقرہ یعنی داخل کردیا کی تائید مین لکہا کہ ابہی آپ قرآن کریم سی سبق لیجئے اور
سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ کو سوچکر استعارہ کا جواب پیدا کیجئے کیونکہ وہ یعنی نصارا اور یہود جو اہل کتاب سے تعبیر
کئے جاتے ہین اپنے زعم کیموفق باوجود اِتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ماننے کے۔ وحدانیت پر خدا تعالی کی اگر ایمان رکہتے
ہوتے تو انکو اسطرح کیون بلایا جاتا کہ آؤ ایسے کلمہ کیطرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہی کہ ہم بجز خدا کی بندگی
نکرین کیونکہ بلا باہمی مساوات اقرار کی کیوجہ کہ جو مسلمانون اور اہلکتاب کے درمیان موجود ہی سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ
کا اقرار بالکل غلط ہوا جاتا ہی حالانکہ کلام الٰہی مین غلطی غیر ممکن ہے۔ اور میر انصار صاحب نے جو ابن اللہ بطور استعارہ کی
یہ وجہ لکہکر مرزا صاحب کے حق مین بولنا جائز لکہا ہی کہ وہ مرزا غلام مرتضے صاحب کے بیٹے معلوم ہین لہذا میر انصار صاحب
کی غلط فہمی آیت قرآنی کیساتہ ہمنے اسطرح انکو بتلائی کہ آپکی جماعت استعارہ کی آڑ مین بیٹے کا مقام جیسے حضرت
عیسےؑ اور مرزا صاحب کیواسطی خدا سبحانہ کی نزدیک مانتی ہی ویسے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ کے بولنے والے
نصارا ہین جنکے مان باپ انسان مسلم ہین پس آپکی جماعت والی اور وہ دونو اشتراک باللہ مین باہم بائین داہنی ہیں
آپکو اگر ہزار دن اور لاکہون کے ہونیکی فخر نے مذہب حق سی بہکار کہا ہی تو انکو کروڑون سے زیادہ پائے جانیکے
گہمنڈ نے غلطی مین پہانس رکہا ہی اور زیادہ توضیح کیلئے اس دلیل کو ہمنے چہٹے نمبر مین اور واضح کردیا ہی کہ آپکی
میر انصار صاحب کی بڑی فاش غلطی ہی جو نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ کے مشرکانہ قول والونکیطرف سے چشم پوشی
کرکے جواب مین نصارا سے یون اپنا فرق لکہتے ہین کہ بے پدر کے حضرت عیسےؑ پیدا ہوئے انکو وہ یعنی نصارا

یا وہ خدا کا اصلی بیٹا مانتے ہین اور مرزا صاحب مرزا غلام مرتضےٰ کے بیٹے ہین اسلئے مرزا صاحب بمقام ابنیت کے قائل ہونہین
ہین انکو خواہ وہ اپنے حق مین بولتے ہین خواہ حضرت مسیح کے حق مین ناپاک الزام یعنی اشراک باللہ سے بری ہیں انتہے ۔
سمجھتا اور اس صریح غلطی مین مبتلا ہو کر جو استفہامیہ فقرہ سے میر الصاحب مرزا صاحب اور حضرت عیسےٰ کی مخلوقیت کے درمیان
سے تفاوت لکھنے کے بعد تحریر کرتے ہین کہ ایسا کون بیوقوف ہے اور کیا مصیبت پیش آئی ہے کے جواب مین بیوقوف
سلسلہ برباد ہونیکی علت شیطانی تسلط ہے اور مصیبت پیش آنیکی وجہ اُسکے باعث مشرک ہونیکی ثبوت مین آیت
قرآن إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ٥ لکھکر انکو ہوشیار ہونے اور توبہ
کیطرف دعوت ہمنے کی سو وہ ایسی علت اور وجہ بتلائی گئی ہے کہ خود مرزا صاحب کسی مصلح امت کے آنیکی دنیا مین
ضرورت شیطانی تسلط کو لوگون کے قلوب سے دفعیہ کیواسطے اسطرح فرماتے ہین وَهٰذَا سِرٌّ مِنْ أَسْرَارِ اللهِ
تَعَالٰى وَسُنَّةٌ مِنْ سُنَنِهِ أَنَّهُ إِذَا أَرَادَ إِصْلَاحَ النَّاسِ فِي وَقْتِ تَسَلُّطِ الشَّيْطَانِ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ فَيُنْزِلُ رُوْحَهُ عَلٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ الخ صـ ۹۳ حمامۃ البشرے مطبوعہ سابق ۔ کہ یہ اللہ
تعالیٰ کے اسرار مین سے راز ہے اور اُسکے جاریہ طریقون میں سے طریقہ ہے کہ وہ جب لوگونکی اصلاح کا اُنکے دلون پر شیطان
کے تسلط کیوقت مین ارادہ کرتا ہے تو اپنا فیضان اپنے بندون میں سے کسیکے قلب پر اُتارا کرتا ہے ۔ پس ہمارا مقصود
آیت مذکورہ تحریر کرنیمین یہ ہے کہ جو واہیہ اقوال ہین اگرچہ مرزا صاحب سے منقول ہون شیطانی اثر سے ہین انکو الہام
الٰہی سمجھنا اور اُن اقوال کے سبب مشرک بننا بیوقوفی اور مصیبت ہے اُس فاسد عقیدہ سے تائب ہونا چاہیئے نہ یہ
ہماری غرض ہے کہ خود مرزا صاحب کو ہم شیطان کہکر انکی توہین کرتے کیونکہ باطل قول کا دفعیہ قول حق سے
ہوا کرتا ہے اگرچہ وہ باطل قول کسی معزز شخص سے سرزد ہوا ہو ۔ مگر چونکہ میر الصاحب نکتہ ہای سخن کے سمجھنے مین
باوجود حافظ الفاظ قرآنی ہونیکے واقفیت نہین رکھتے ہین چنانچہ وہ نبی اور محدث مجدد کے منصب کا تفاوت
نہ پہچانکر غیر موزون اعتقاد مرزا صاحب کے حق میں رکھتے ہیں لہذا خود میر الصاحب کے مذکورہ بالا مسلمہ فتوی کا مطلب
انکو سمجھانیکیلئے ہمنے بجواب نمبر ۷ مین یہ تحریر کیا کہ سچے مذہب سے جو شخص برگشتہ ہو کر اپنے لئے خدا کا بیٹا ہونا
استعارہ کی تاویل سنا کر اپنی الوہیت آپسے منواتا ہے اُسکے جو آپ پیرو ہوے تو جائے فخر نہین عزت سے ذلت مین اور
نور سے تاریکی مین گرفتار ہو رہے ہو ۔ کیونکہ بموجب وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ الخ
خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص سخت درجہ کا ذلیل و گمراہ ہے جو اُسکیلئے بطور استعارہ کے بھی کسیکو اُسکا بیٹا مانتا
ہے اور اُسکا بیٹا ماننے والیکو اپنا پیشوائے دین بناتا ہے پس قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ والی سورت ہم موحدین کیلئے

تسلی بخش ہی اور آپکیواسطے ملامت کرنیوالی اور بموجب کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ
کے غلط بیانی سبب زجر ہی ترجمہ خداتعالیٰ کے نزدیک بڑی غصہ کی بات ہی کہ تم بولو جو نکرتے ہو اور
یہ استعارہ کا معاملہ اس بارہ میں ٹہیک نہیں گندہ ٹہیکرا ہی۔ نیز میر الصاحب مسئلہ ابنیت کو جو متشابہات مین داخل
کرتے ہین جو قرآنی تعلیم کے بالکل خلاف ہی ہمنے انکی اس غلطی پر اسطرح انکو واقف کردیا کہ آپکا یہ دعویٰ کہ
یہ متشابہات مین سی ہین بعینہ نصلرا کا دعویٰ ہی چنانچہ ہم چودہ برس انسے مناظرہ کرکے انکی عاجزانہ حالتمین
بہاگ جانیکا یہ عذر سُن چکے ہین اور فی الواقع یہ مسئلہ متشابہات مین سی نہین ہی یہی وجہ ہی کہ بہت جگہ قرآن
کریم میں اسکی تردید ہوئی ہی چنانچہ ہمنے اپنی مطالبہ یعنی ابنیت بحث شدہ کی بابت میر الصاحب سے جواب بردنص
قرآنی، ملنے پر جیسے اُنہون نے زبانی لقلقہ مین کام لیا تہا انکی بات کو جواب الجواب مین اُنپر لوٹ دیا ہے
یہ انکی فہم ہی کہ اسکو وہ شکایت مین ہمارے لئے لکھین اور توہین پر محمول کرین وگرنہ خوب ظاہر ہی کہ قرآن کریم نے
کسی کے حق مین خداتعالیٰ کیلئے مقام ابنیت کی ہونے اور تجویز کرنیکی نفی کو نہین چہوڑا ہی۔ حضرات ناظرین
اس مرقومہ مناظرہ باہمی کی کیفیت سی بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ میر الصاحب پر انکی غلط اعتقادی ثابت کردینے مین بذریعہ
اپنے مراسلات کے ہم نے ظفر مبین پائی ہے اور محکمات آیات سے انکے دعویٰ کا بطلان دکھلادیا ہی چونکہ توحید
الٰہی کا ثبوت اور شرک باللہ کی نفی اول واجب الاظہار ہی لہذا میر الصاحب کے فتوی سمیت اُنکے اوپر حجت قائم ہونیکی
ہمنے یہانتک مقام ابن اللہ تجویز کرنیکی تردید مین کیفیت تحریر کی اور اس سے ہمنے ثابت کردیا ہی کہ درحقیقت
مرزائی پارٹی کے عقیدہ مین خداتعالیٰ کیساتھ شرک سمایا ہوا ہی تاوقتیکہ تائب نہ ہووین انکا دعویٰ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ کے معتقد ہونیمین معتبر نہین ہی اور بموجب نص قطعی الدلالت وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا
خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ وغیرہ کے ثابت کردیا ہی کہ تمام نیکیان مشرک کی ضائع ہوجاتی ہیں ایسے گروہ مین
دین الٰہی کا مجدد وہی ہوسکتا ہی جو اُنکے فاسد عقیدہ کی رد کرنیمین منجانب اللہ الہام یافتہ ہووے جسکی توثیق
قرآن کریم سے ثابت بغیر تلبیس مغالطون کے ہووے۔ جب اسقدر واضح ہوگیا تو اب ہم ایمان کے جزو دوم یعنی
جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم رسالت کی بعد رسالت اور نبوت کا بند ہونا جو میر الصاحب کے
مطالبہ مین مختصراً ثابت کیا ہی اُسکی کیفیت ہدیہ ناظرین کرتے ہین اور بسبب میر الصاحب کیطرف سے جلدی مناظرہ
ختم ہوجانیکے ہمنے بہی انکی فرمایش قبول کرکے انسے مناظرانہ تحریر کو بند کرنیکی اطلاع میں کسی رسالہ کے
بہیجنے کا وعدہ جو وہ اپنی پرچہ ۲ر جون اور ۱۶ر جون وغیرہ سنہ ۱۹۱۳ع کی تاریخات مین طبع ہونیکے بعد کا سنا رہے ہیں

اور درمیان ایام تحریرات جانبین کے جاری ہونے کی حسب دعوی ربانی کے کوئی نص قرآنی درباب جاری رہنے
نبوت کے پیش نکرسکے لکھدیا کہ سہ ۵ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔ کیونکہ ہماری ذمہ رسالہ موعودہ
کا مطالعہ اور جواب جب واجب ہوتا کہ میر الصاحب ہمسے اپنے مطالبہ ثبوت رسالت بند ہوجانیکی بابت شرط قایم
کرنیکے اندواسکے مطالعہ کو مشروط کرتے یا کہ ختم مناظرہ کرنیسے پہلے کوی آیت قرآنی اپنے دعوی ہمیشہ نبوت کا
منصب یعنی رسالت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری رہنے کی ثبوت مین اپنے خطوط مین ہمارے
لئے پیش کرکے تفصیل کا حوالہ اُس موعودہ رسالہ پر کردیتے جب انہون نے یہ طریقہ نہین برتا تو ہمکو کیا
ضرورت ہی کہ رسالہ موعودہ کی مطالعہ کو مناظرہ بندشدہ کی سلسلہ مین قرار دیوین لہذا فقرہ مذکورہ بالا
ہمارے طرفسے میر الصاحب کے جواب مین سنادینا کافی ہوا۔ نیز اگر میر الصاحب چندروز اور خط کتابت بحث شدہ
کا سلسلہ جاری رکہتے تو اُنکے دعوی کی تکذیب میں خود مرزا صاحب کی عبارت سے ہم اپنی پیش کی ہوی آیتو نکی
تائید اسیطرح سناتے جیسے اس کیفیت مین انشاء اللہ العزیز ہم درج کرنیوالے ہین۔ میر الصاحب نے
اپنے اُس پرچہ مورخہ ۲ جون سہ حال مین درجواب ہمارے اُس پرچہ فرستادہ کے جو ۲۶ مئی سنہ حال کو دہرہ دون
سے آیت وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا لکہیا تہہ ہمنے لکہکر بعد
رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر کسی کے آنیکی دعوی پر منع وارد کیا تہا اور اس
قسم کی شرک فی الرسالت سی انکو توبہ کیطرف دعوت کی تہی۔ اپنے عقیدہ کو اُسی مین شروع سے آلودہ ظاہر کرکے یون
لکہا کہ نبوت کے متعلق تو بفضل خدا میرا وہی عہد ہی جو پہلے تہا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے
نبی و رسول خاتم النبیین ہین الخ پہر لکہتے ہین کہ آپ اپنے خیال سے نقض عہد شاید اس بات کو سمجہے
ہونگے کہ مین نے جو بموجب قرآن و حدیث حضرت مرزا صاحب کو نبی و رسول مہدی و مسیح موعود مانا ہی سو یہ کوئی
نقض عہد نہین ہے کیونکہ اول تو پہلے سے اس بات کا عہد ہی نہیں تہا کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کسیکو اگر خدا تعالی نبی بناکر بہیجے تو ہم نہ مانینگے الخ مگر بموجب اپنی دعوی کے ایسی کوی آیت میر الصاحب
نے تحریر نہیں کی جو اس بارہ میں دلیل ہووے کہ عالم ارواح مین روحون سے دنیا مین آنیوالے نبیون پر ایمان
لانیکا جو اقرار خدا تعالی نے لیا تہا انمین سے ایسے نبی و رسول عالم ارواح مین تہے جنکی نبوت و رسالت پر
بعد مبعوث ہونے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نزول قرآن مجید کے کتاب اللہ ناطق
ہووے تاکہ دعوی بعدیت پر قطعی الدلالت آیت سی میر الصاحب کے ذمہ جو ثبوت دینا واجب تہا پورا ہوتا لہذا انکی

زبانی چنان چنین بیکار ہی کیونکہ اَلنَّبِیّٖنَ مین جو صیغہ جمع سلامت پر الف لام داخل ہوا ہی وہ ج
درجے کی اور بڑی مرتبہ کی سب نبیون کی افراد کو گھیر لینے کا فائدہ دینے کیواسطی ہی یہی وجہ ہی کہ آیت میں
خاتم النبیین آیا ہی مرزا صاحب نے خود عیسے بن مریم علیہما السلام کے نزول کے انکار مین اسکو
دلیل ٹھیرایا ہے لِاَنَّهٗ يُخَالِفُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ اَلَا تَعْلَمُ اَنَّ الرَّبَّ الرَّحِيْمَ الْمُتَفَضِّلَ سَمّٰى
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الْاَنْبِيَاءِ بِغَيْرِ اِسْتِثْنَاءٍ وَفَسَّرَهٗ نَبِيُّنَا فِيْ قَوْلِهٖ لَا نَبِيَّ بَعْ
بِبَيَانٍ وَاضِحٍ لِّلطَّالِبِيْنَ وَلَوْ جَوَّزْنَا ظُهُوْرَ نَبِيٍّ بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَوّ
اِنْفِتَاحَ بَابِ وَحْيِ النُّبُوَّةِ بَعْدَ تَغْلِيْقِهَا وَهٰذَا خُلْفٌ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُسْلِمِ
وَكَيْفَ يَجِيْءُ نَبِيٌّ بَعْدَ رَسُوْلِنَا صلعم وَانْقَطَعَ الْوَحْيُ بَعْدَ وَفَاتِهٖ وَخَتَمَ اللّٰهُ بِ
النَّبِيّٖنَ انتہے بلفظہ ص۲۰ حمامۃ البشری مطبوعہ سابقہ موجودہ - ترجمہ کیونکہ وہ یعنی نزول ابن
مخالفت کرتا ہی قول اللہ عز وجل مَا كَانَ مُحَمَّدٌ الخ کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مردون میں
کسی کے باپ نہیں ہین لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیونکے مہر یعنی تمام کنندہ ہین - آیا ای عزیز تم
جانتے ہو کہ البتہ رب ۔ رحیم تفضل کرنیوالے نے ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبرونکا خاتم نام
کیا بغیر کسی طرح استثنار کے اور ہمارے نبی نے اسکی اپنی قول مین تفسیر فرمائی کہ میرے بعد کوئی نبی
ہے طالبین کیلئے واضح بیان کیساتھہ ۔ اور اگر ہم تجویز کرین بعد اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی
کے ظہور کو تو البتہ ہم جائز کرین گے نبوت والی وحی کے دروازہ کے کھلنے کو اسکے بند ہو چکنے ک
اور یہ ممنوع ہی جیسے کہ مسلمانون پر پوشیدہ نہیں ہے، اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہمارے رسول صلعم کے
کوئی نبی آوے جبکہ آنحضرت صلعم کی وفات کی بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ نے آپکے ساتھ س
نبیونکو ختم کر دیا ۔ ناظرین غور فرمائیں کہ ہمنے جو آیت وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا
میرزا صاحب کیلئے ۲۶ مئی کو تحریر کر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی مدعی نبوت کے دعوے
پر منع وارد کیا تہا اور انکو شرک فی الرسالت ناجائز سے توبہ کیطرف دعوت کی تہی اور وہ اپنی
۲ جون کے پرچہ مین جسکے اوپر چند سطرین مرقوم ہو چکی ہین خلاف نص قرآنی اور خلاف عقیدہ ا
کے جسپر ابہی ہمنے مرزا صاحب کی تحریری شہادت انکی عمر شصت سالگی والی سی پہلی والی حوالہ قلم کی ۔

لکہنے کی مرتکب ہوکر فاسد العقیدہ ثابت ہوے اور اپنے دعوی کی بات ہاری ہوی واضح ہوگئے اور اپنی ابنا جنس سے امداد لیکر پرچہ مذکور مین کسی رسالہ یا طلہ کی شایع ہونیکا وعدہ لکہتے ہین۔ اور فرعی سوال ۳۲ مین لکہکر سائل بننا چاہتے ہین جسکے متعلق آخرتک بے سود خامہ فرسائی کی ہی۔ ہمنے انکو دائرہ بحث مین رد کے رکہنے کیلئے تاکہ نمبر یعنی پہلی توحید الٰہی کے متعلق پہر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت خاتمہ کی بابت بحث ختم ہوجاے تب شرائط مجدد کی بارہ مین گفتگو کیجاوے اور جن بزرگون سابقین پر پہلی علمار نے فتوے دیے تہے مرزا صاحب کی اور اُنکی زمانہ کی علمار کی باہمی کیفیت مطابق ہے یا نہین اُسکی تشریح کیجادی ہمنے انکو اُسی ۲ر جون کو جواب لکہکر روانہ کیا۔ کہ آپکا عنایت نامہ جب پڑہا تو ہماری مطالبہ کی متعلق اور آیت ولاتکونوا الخ کے بابت آپنے کوئی نص قرآنی اور حدیث نبوی اپنی لمبی تحریر مین پیش نہیں کی ہے نئی بات صرف یہ معلوم ہوی کہ آپ نے لکہا ہی کہ جب سے آپنے محمد رسول اللہ پڑہا تہا اُسیوقت سی آنحضرت کی بعد نئے نبیونکے جو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین شریک ہونیکے مدعی ہووین اقرار کیا ہی اور اس امر کے آپ مدعی ہین کہ میزان عدالت یعنی قرآن کریم میں یہ حکم ہی لہذا وہ آیتین اپنی جماعت کے اجتہادون سی قطع نظر کرکے تحریر کیجیے۔ ۲ مجدد کی شرائط کیا ہیں طلب کی ہیں سو اسکی پہلے تا وقتیکہ آپ اور آپکی تمام جماعت کی طرفسے وہ قرآنی آیتین مع احادیث صحیحہ کے پیش نہون کہ اُن مین جتلایا گیا ہو کہ کسیکے لئے استعارہ کی طور پر ابنیت خدا کیساتہہ کہنی اور ماننی جائز ہی میرے طرفسے تصریح نہوگی۔ ۳ اور یہ عجب آپکا خیال ہے کہ خارج از مبحث حکایتوں اور مضمونون سی لکہکر اصلی مطلب سے کنارہ کش ہو جاتے ہین میری اس کارڈ کی دونوں مندرجہ مطالبہ کا صحیح جواب عنایت کیجئے انتہی۔ مگر میر الصاحب لا علم یعنی آیات قرآنی سے بے خبر ہین اور احادیث نبویہ سے تعلیم یافتہ نہیں ہین سنے ہوی اقوال غلط اسید پر شیفتہ ہوکر مرزائی پارٹی کے کارکن بنے ہوی ہین جواب لکہتے تو ہمارے سوال کیمطابق کیسے لکہتے چپکے بیٹہہ رہے اور ہمکو جواب کیواسطے مطالبہ کیضرورت بذریعہ تحریر کے ہوی چنانچہ ۶ر جون کو ہمنے میر الصاحب کی یاد دہانی کیلئے رقعہ بہیجا پر جواب نہ آیا پہر انتظار کرکے ہمنے آدمی کی معرفت زبانی جواب کا تقاضا کیا تب ۹ر جون کو جواب ملا مگر نصوص قرآنی مطلوبہ سی معرا چنانچہ بیشتر اُسکی بابت مضمون گزرچکا ہی اور سائل بننے کیواسطے پہلو تلاش کیا۔ جس پر ہمنے جواب مین بموجب آیت قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ کے دائرہ بحث مین قایم رہنے کیطرف آیت مذکورہ لکہکر میر الصاحب سلمہ کو مائل کیا۔ اور ۱۶ر جون کو انکیطرفسے

مذکورۃ الصدر پرچہ آیا ناظرین کیفیت ہذا کو جسکے حال سی ہم پہلے واقف کر چکی ہین کہ میر الصاحب مرزائی کلام استعارہ ابن اللہ کے جواز مین کوی آیت پیش نہیں کر سکے اور اپنی فہم سے جو کچھ تقریر تحریر مین ڈائی درمیان اپنے مقولہ اور نصارا کے مقولہ کے اعتقادی تفریق کے بابت لائے تہے وہ آیت وَقَالُوا نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبّٰٓؤُهٗ سے رد ہوگئی ثابت کر دیا گیا ہے کہ جیسے باوجود النفی حقیقی پدری ما درکہنے کے نصارا بطور استعارہ کے دعویٰ کرتے ہین کہ ہم اللہ تعالےٰ کے بیٹے اور دوست ہین اُسی آفت مین مبتلا ہونے پر مرزا صاحب کا مقولہ اپنے اور حضرت مسیح کے حق میں ابن اللہ ہونیکے دعوی میں دلالت کرتا ہے اور اُسکو انکی پارٹی سچ ماننے سے مشرکین کی جماعت مین داخل ثابت ہو چکی ہے۔ نیز اُنکے اس ۱۶ رجون والے مراسلہ مین درجواب ہمارے سوال اس امر کے کہ وہ قرآنی آیات پیش کیجئے جسمین خبر دیگئی ہو کہ خدا تعالی بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نئے نبیون برحق کو بہیجیگا۔ میر الصاحب کیطرف سے بعبارت ذیل رسالت کی متعلق چند سطرین مرقوم ہیں۔ فرماتے ہیں

"اس سوال کا جواب میں اپنے سابقہ خط مورخہ ۲ رجون میں لکھہ چکا ہون کہ انشاء اللہ عنقریب اسکے متعلق ایک رسالہ ارسال خدمت ہوگا جسمین تفصیل کیساتھ اس مسئلہ کی بحث ہوگی انشاء اللہ جناب مولویصاحب ابہی تمام باتونکے تصفیہ ہوئے جاتے ہین آپ صرف قرآن شریف سی زیادہ نہیں ایک ہی آیت ایسی پیش کر دیجئے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انبیاء ورسل کے مبعوث ہونیکی ممانعت ہو اگر آپ قرآن شریف سے میرے اس سوال کا جواب دیدیں گے تو میں خدا کو حاضر ناظر سمجھکر اقرار کرتا ہون کہ میں فوراً نئے نبیون کے اعتقاد سے توبہ کر لونگا اور بطور شکریہ مبلغ ایکہزار روپیہ نقد پیش کرونگا مگر جواب قرآن کریم سے ہو اور لغویات سے بری ہو اور بالکل لاجواب ہو فقط" انتہے بلفظہ۔ میر الصاحب کے اس جواب میں ہم ناظرین کو امور ذیل کیطرف توجہ دلاتے ہیں (۱) یہ کہ جو ایکہزار روپیہ دینے کا ہمارے لئے میر الصاحب وعدہ تحریر کرتے ہیں اس وعدہ کو اس بات سی ہرگز تعلق نہیں ہے کہ جس رسالہ کے بہیجنے کا میر الصاحب ذکر کرتے ہیں ہم اس کے جواب لکھنے کے ذمہ دار ہون بلکہ اس سی قطع نظر کر کے یہ وعدہ ہے۔ (۲) تصفیہ کیلئے جو آیت قرآنی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نئے نبیونکے دنیا میں آنیکی ممانعت بتلانیوالی ہم پیش کرینگے اگر وہ ضرورت نبوت اور حاجت رسالت کے اُٹھ جانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کو

لاتی ہوگی تو بموجب آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ ممانعت صریحہ کا فائدہ دینے والی ہوکر میر الصاحب پر حجت واجب التسلیم ٹھیرتی ہے کیونکہ نبی خداتیعالی کیطرفسے جتنے دنیا میں آئے سنت اللہ اس پر شاہد ہی اور قرآن کریم کی آیتین جو انکے بیان میں وارد ہین کہ انکی آمد سے خداتیعالی نے پہلی امتون کے دین میں سے نقصانات دور کرنیکا ذکر فرمایا ہی یا اپنی نعمت نئی اصلاح دینی اُن امتون کو عطا کرنیکی غرض نبیون کی فرستادگی میں سنائی ہے جب یہ دونوں امر آیت مذکورہ سے ثابت ہین کہ وہ مقررہ الٰہی کی حد کو دین میں پہنچ لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی حیات سکے عہد میں تمام ہوچکی تو ثابت ہوگیا کہ آپکی وفات پر نہ چھوٹے درجہ کی نئے نبی ہونیکے مدعی سچے ہوسکتے ہین نہ بڑے مرتبہ کی مرسل ہونیکی سچے دعویدار بلکہ دونون قسم کے سچی نبیون کی نبوت کا دروازہ مسدود ہوگیا۔ یہانسے یہ بھی واضح ہی کہ شریعت مین مجدد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری و باطنی متبع کو مانا گیا ہی جسکے اوپر فیضان تقرب الٰہی کے نازل ہوکر زنگ آلودہ لونکی مردہ دلی مٹاکر زندہ دل بناتے ہین اور اس خدمت کا وہ شخص آلہ ہونیکی وجہ سی دین کا مجدد کہلاتا ہی اور قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ مین یہ راز سنادیا گیا ہے۔ نمبر ۳ میر الصاحب کا اپنے خط مین ہمکو یہ لکھنا کہ اگر آپ قرآن شریف سے میری اس سوال کا جواب دیدینگے۔ اس سی ظاہر ہی کہ ہمارے ذمہ جواب مین اُنکی شرط مرقومہ کو آیت پیش کرکے مختصراً مطلب ادا کردینا تھا چنانچہ ہمنے اس شرط کو پورا کردیا۔ ہمارا تحریری جواب میر الصاحب کے پاس موجود ہی نہ ہمسے اُنہون نے ثبوت پیشکردہ کی متعلق زیادہ تشریح طلب کی تھی نہ ہمکو انکی طرفسے زیادہ تفصیل کی اجازت تھی لہذا ہماری جانب سی میر الصاحب پر حجت پوری ہوچکی اور اُنکا فرض بموجب تحریری وعدہ کے یہ ہی کہ اپنی اقرار پر عمل کرین اور جو قرآنی آیتین اُنکیلئے ہمنے لکھکر اسبارہ مین بھیجین اُنمین سے دو آیتین ابھی ہم اس کیفیت میں توضیح کیساتھہ لکھہ چکی ہین باقی آئندہ ہم تحریر کرنیوالے ہین۔ نمبر ۴ باقی میر الصاحب کے پچھلے دو فقرے (۱) یہ کہ لغویات سے بری ہو اگر اسکا یہ مطلب وہ مراد رکھتی تھے جیسے انکے خطوط کی عبارت میں بعض جگہ سے سمجھا جاتا ہی کہ مفسرین سابقین کی ہم کوئی عبارت جواب مین نہ لکھین تو اس شرط کو بھی جواب میں ہمنے پورا کردیا ہے اور اگر یہ مراد رکھتے تھی کہ ہم خود بھی کچھہ آیت کا مطلب تحریر نکرین تو بخوبی ظاہر ہے کہ اُنکی اس مراد پر عمل

ہرگز واجب نہیں رہتا اسلئے اس مراد پر التفات نہیں کی گئی ہے (۲) بالکل لاجواب ہو۔ اگر اسکا یہ مطلب ہی کہ سچا جواب ہو تو اسکے مطابق ہمارا جواب میر انصاحب کے پاس پہونچلیا ہی جسکو وہ آیت سے لکھکر رد ہماری حجت کا مناظرہ کے آخر تک پیش نہین کر سکے ہین۔ اور اگر مذکورہ بالا مراد نہین ہے تو عقلمندونکے نزدیک یہ فقرہ مردود ہی اور میر انصاحب کو جو شکست ہو چکی اس سے نہیں بچا سکتا ہی حضرات آپ صاحبان جبکہ مرقومہ بالا امور ملاحظہ فرما چکے تو جواب کے متعلق بات پر توجہ فرمایئے میر انصاحب کے سوال کے جواب مین شروع سرنامہ پر براعۃ استہلال کے قاعدہ سے آیت تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا الَّذِیْ لَہٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا ہمنے لکھکر جسمین مرزائی دونون فاسد عقیدونکا ردی پھر نبوت کے متعلق ہمنے پہلی آیت قرآنی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ سے اپنے مخاطب میر انصاحب پر یہ بات ظاہر کی کہ امت محمدیہ کو خداتعالی نے لوگونکیواسطے بہترین امت کی صفت مین بنایا اور پیدا کیاہے جسکو حافظ صاحب سمجھ سکتے تہے کہ بغیر ظاہر اور باطنی گناہ کو بموجب حکم خداوندی ذَرُوْا الْاِثْمَ ظَاهِرَہٗ وَبَاطِنَہٗ کے ترک کرنیکے اور جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا پورے متبع ہونیکے اسکو خیر امت کا خطاب نہین ملسکتاہے اور جتلا دیا گیا کہ نص قرآنی سے جب ثابت ہی کہ امتیان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین امت ہین اور انکی یہ حالت جناب باری فرماتے ہیں کہ نیکیونکا حکم کرتے ہین جو علمی نیکی اور عملی خوبی دونون کو المعروف کا لفظ شامل ہے اور منکر سے منع کرتے ہین جو پوشیدہ اور ظاہر دونون قسم کی بدی کو منکر بولا جاتا ہی لہذا امت محمدیہ کا حال پہلی امتون کے حال سے جداگانہ ہی اسکے لئی کسی نئے برحق نبی کے آنیکی ضرورت تجویز کرنا عبث ہی اور قریب الختم تقریر میں ہمنے میر انصاحب کو سرنامہ والی سورہ فرقان کی پہلی دو آیتون کیطرف اسطرح توجہ دلائی کہ تمام عیبونسے بری اور برکت والا وہ ہی جسنے فرقان کو یعنی باطل ہٹلانے اور حق سکہلانیوالیکو بتدریج اپنے خادم محمد رسول اللہ پر اسلئے اوتارا کہ وہ تمام اسکے جہان کیواسطے نذیر ہووے جسکے لئی ملک آسمانون اور زمین کا ہی اور اسنے کسیکو ولد ہونیکے لئی نہین اختیار کیا۔ یا یون کہئے کہ اپنے ولد ہونیکے لئے کسیکو نہین بنایا۔ اور نہ کوئی خود بخود اسکے ملک مین شریک ہوا ہے

اور ہر طرحکی چیز کو پیدا کیا پہر اس جہان کی اشیا کو خوب اندازہ پر اسنے کیا ہے اور دوسری یہ آیت بہی ہماری مطلوبہ اظہار کیلئے مؤید ہے جو حکم ہوتا ہی قل یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الخ سورہ اعراف ع ۲۰ - کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنا دو کہ ای تمام آدمیون مین تم سب ہی کیطرف بہیجا گیا ہون - علاوہ سورہ آل عمران والی آیت رکوع ۳ کے اس مقدار لکہکر ہمنے میر الصاحب کو یون مخاطب کیا کہ جب آپ ان دونون آیتونکو سن چکی تو غور کریجیے کہ آنحضرتؐ کی نبوت میعادی نہیں ہی بلکہ وہ خدا تعالی جو ہمیشگی کیساتہہ تمام عالمونکا مالک ہی اُسنے ان سب کیواسطے آنحضرتؐ کو پیغمبر بنا کر بہیجا ہے اور رحمۃ للعالمین کر کے تمام مخلوقات کیواسطے رسول کیا ہی - اور قرآن کریم کو میزان عدالت اور اتباع نبوی سے تابع اور نافرمان کا فرق یون ٹہیرایا ہے کہ فرماتے ہین قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ کہ ای پیغمبر سنا دیجیے ای لوگو تم اگر اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو - وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۰ اور جو کوئی اس رسول یعنی محمد رسول اللہ علیہ وسلم سی پہٹ جائے اُسکے بعد جبکہ اُسکو ہدایت کی راہ ظاہر ہو چکی اور اُن مومنین کی راہ کے غیر کی یعنی صحابہ محمد کی راہ کے غیر کی پیروی کرے ہم اسکو اسیکی طرف پہراتے ہین جسکی جانب وہ پہرا اور ہم اُسکو جہنم واصل کرین گے - اور بری قرارگاہ ہوگی - انتہی ان مذکورہ بالا آیات سے ہمنے جو سورہ احزاب والی آیت مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں آپکو خاتم النبیین جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی آپ کے سب نبیون کے تمام کنندہ ہونیکی وجہ میر الصاحب کو بتلا کر اُسکے مطلب پر اسطرح متنبہ کیا کہ جب یہ سب مقرر ہو چکا تو آنحضرتؐ کی بعثت کے بعد کسی دوسرے کو نیا نبی اور اُسکو برحق ماننا سب باطل ہو گیا اور نبوت جدیدکا سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا - مگر میر الصاحب بجاے اسکے کہ فاسد عقیدہ سے تائب ہو کر حسب وعدہ ایکہزار روپیہ ہمارے پاس بہیجتے خبرے نباشد چپکے ہو کر جواب نویسی چہوڑ بیٹہے جب کچہہ جواب انکیطرفسے ہماری پاس نہ آیا تب ہمنے اپنے اُس مرسولہ ۱۹ جون حال والے پرچہ کے جواب طلب کرنیمین ایک مختصر رقعہ ۳۰ تاریخ جون میں اُنکو بہیجا پہر بہی کوئی اثر مترتب نہوا پہر زبانی پیغام بہیجا اسپر بہی اُنہون نے کچہہ پرواہ نکی - آخر ہمنے دوسرا تفصیلی رقعہ

۱۸ جولائی سنہ حال میں اُنکے پاس جواب کے تقاضہ مین بہیجا اس پرچہ مین چند اشعار بہی تحریر کئے گئے تہے جو نقل کئے جاتے ہین ؎

بنومت غافل ای حافظ کہ وقت مرگ آتا ہے — یہ قرآن تمپر حجت ہی نصیحت جو سناتا ہے
جو مشرک ہی وہ کافر ہے سمجہ لو اپنے فتوے کو — علامت مجرمونکی یہ ہے حق تمکو بتاتا ہے
موحد وہ نہیں ہوتا جو ابنُ اللہ کہی سچ ہے — رسولونکا وہ دشمن ہے خلافت کیسی چاہتا ہے
خلیفہ مومنونکا مشرکین سے کب روا ہووے — نہ وعدہ اُنکے حق میں ہے خدا جسکو سناتا ہے
ولیکن فاسقون سے ہوتے ہین بیشک جو مشرک ہین — نہ بدلہ ہی عبادت کا جو مشرک یان سے جاتا ہے

اس پر میر الصاحب غفلت کی نیند سے چونکے اور ۲۳ جولائی کو ایک خط روانہ کیا پہلے گلہ شکوہ بے محل کو تحریر کیا جسکا جواب الجواب میں ہماریطرفسے انہون نے جواب پایا - پہر آپ لکہتے ہین کہ جناب کی تحریرات سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ شاید جناب کی عمر ساٹہہ سے تجاوز کر گئی ہے اسلئے آپکے ساتہہ سوال جواب میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنے اور بیفائدہ دردسری اُٹہانیکے اور کوئی نتیجہ نکلتا معلوم نہیں ہوتا پس میں سلامتی کیساتہہ آپکو الوداع کہتا ہون - انتہی - میر الصاحب خجالت زدہ ہوکر یہ بات تو مباحثہ ہیں ہار کر اور آیات بینات قرآنی کے مقابل تاب نہ لاکر وجہ گریز کر جانیمین بحث ختم کرنیکے لئے لکہہ گئی پر اُنکے فرشتون تک کو یہ خبر نہیں تہی کہ اس وجہ کے سبب زیادہ مات پاکر شرمندگی اُٹہائین گے چنانچہ ہمنے اُنکی وجہ قرارداد کے مطابق جواب میں اسطرح لکہدیا کہ ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد - میرے حق میں ضعیف العقل ہونیکا آپکا خیال تو امر علیحدہ ہے مگر ہان اس آپکے تحریری فتوے سے بحث شدہ دوسرے امر (یعنی ختم نبوت) کا ثبوت خوب ظاہر ہوگیا - کہ پہلے مرزا صاحب نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کے مدعی پر جو کفر کا فتوے دیا تہا وہی سچ ہے انتہی چنانچہ حمامۃ البشری مصنفہ مرزا صاحب مطبوعہ ۱۳۱۱ھ کی عبارت عربیہ صفحہ ۹ سے مع ترجمہ کے ناظرین کیلئے پہلے ہم پیش کر چکے ہین فقرہ محولہ کو دوبارہ ہم ذکر کرتے ہین وَمَا كَانَ لِي اَنْ اَدَّعِيَ النُّبُوَّةَ وَاَخْرُجَ مِنَ الْاِسْلَامِ وَاَلْحَقَ بِقَوْمٍ كَافِرِيْنَ - ترجمہ مجہکو لائق نہیں ہے کہ میں نبی ہونیکا دعوا کرون اور مین اسلام سے نکلجاؤن اور مین ایسی قوم سے جو کافر ہین جاملون - حضرات غور فرمائین میر الصاحب کے

عقیدہ پر مرزا صاحب نے ساٹھہ برس کی عمر سے پہلے کیسی وضاحت سی جرح کی ہے۔ اب میر الصاحب کے اگلے فقرات کو ملاحظہ فرمایئے آپ لکھتے ہین۔ ہان ختم نبوت کے متعلق اتنا اور لکھنا ہون کہ جناب نے جو کچھہ دلائل دیئے ہین وہ بالکل لچر ہین زیادہ تر آپکا یہ زور ہے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ ہمنے آپکو یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کیلیئے نبی بناکر بہیجا ہے سو مولوی صاحب مین بفضل خدا مین اس بات کا قائل ہون کہ آپ تمام جہان کی ہدایت کیلیئے مبعوث ہوئے مگر اس سے یہ تو نہ ثابت ہوا کہ آپکے بعد کوی نبی نہوگا اور یہی میرا مطالبہ ہے کہ مہربانی فرماکر ایسی کوئی آیت پیش کرین جس سے ختم نبوت کی تصدیق ہوتی ہو۔ انتہے۔ حضرات جائے غور ہی میر الصاحب چند سال سے حافظ قرآن ہین آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اور کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اور اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ جَمِیْعًا اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ کی تلاوت کرتے ہین جنکے فوائد کو ہم اوپر ظاہر کر چکے ہین جو بالصراحت اور بالکنایت دونون قاعدہ سی اسپر شاہد ہین کہ تمام چہوٹے درجہ والے اور بڑے مرتبہ والے نبیون کی آمد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری ہوچکی اور وہ نعمت جو نبیون کی آمد سے پہلے امتونکو ملا کرتی تہی اس امت مین اس سے بہتر خدا یتعالی کیطرف سے عطا ہوکر اُسکی تمامی سنا دیگئی پس جب آنحضرت صلعم کے سب نبیونکے تمام کنندہ ہونیکی لم دتک آیات قرآنی مذکورہ بالا مین بیان ہوچکی تو میر الصاحب اگر پہر بہی نہ سمجہین کہ قرآن کریم اسپر ناطق ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوی نبی مبعوث نہین ہونیکا تو انکی فہم کا قصور واضح ہے اور ہٹ دہرمی کرکے اپنے ذمہ ایکہزار روپیہ ہمارے لیئے جو پیش کرنیکو لکھہ چکے ہین اُس سے بغیر ادا کیے وہ بری نہین ہوسکتے ہین وہ جو مثل ہے کہ پیر من خس است اعتقاد من بس است۔ میر الصاحب اُنکے مطابق مرزا صاحب کی بات سی بہی جو اُنہون نے اپنی ساٹھہ برس کی عمر سے پہلی نبوت کے متعلق لکہی ہے اُسکے برعکس اقوال مین بڑہ گئے چنانچہ سابقہ حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۲۰ اور ۹۷ کی عبارت اسپر شاہد ہے جسکو پہلے ہم نقل کرچکے ہین علاوہ اُسکے اور چند فقرات مرزا صاحب کی کتاب مذکورہ سے بطور انتخاب کے ہم نقل کرتے ہین تاکہ واضح ہوجاوے کہ میر الصاحب نے عمر شصت سالگی کو حجت قرار دینے سے زیادہ شکست اپنے دعوے مین پائی ہے۔ وہی ہذہ۔ فَکَوْلُہٗ یَکُنْ لِرَسُوْلِنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکِتَابِ اللّٰہِ مُنَاسِبَۃٌ بِجَمِیْعِ الْاَزْمِنَۃِ الْاٰتِیَۃِ

واهلها علاجا ومداواة لما ارسل ذلك النبی العظیم الکریم لاصلاحهم ومداواتهم للدوام الی یوم القیامة فلا حاجة لنا الی نبی بعد محمد صلی الله علیه وسلم وقد احاطت برکاته کل ازمنة وفیوضه واردة علی قلوب الاولیاء والاقطاب والمحدثین بل علی الخلق کلهم اجمعین وان لم یعلموا انها فائضة منه فله المنة العظمی علی الناس اجمعین ص۲۹۰ ترجمہ۔ مرزا صاحب آیت ولکن رسول الله وخاتم النبیین کے فوائد مین بیان کرتے ہین کہ اگر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ کو واسطے تمام آئندہ زمانون کے اور اونکے باشندونکے بحیثیت علاج اور دوا کرنیکے مناسبت ہوتی تو ہرگز یہ نبی بزرگ و کریم اُنکی اصلاح اور دوا کرنے کیلئے ہمیشہ روز قیامت تک کیواسطے نہ بھیجے جاتے لہذا ہمکو کسی نبی کیطرف بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی حاجت نہین ہے اور البتہ آپکی برکتین تمام زمانون کیلئے احاطہ کئے ہوئی ہیں اور آپکے فیوض سب اولیا اور اقطاب اور محدثون کے دلون پر بلکہ کل اور تمام مخلوق پر وارد ہین اگرچہ اُنہون نے نجانا ہو کہ فیوض آپکیطرف سے پہونچ رہے ہین لہذا آپکا بڑا شکر ماننا سب لوگونکے ذمہ ہے۔ انتہی۔ ویگر۔ وانی کتبت فی بعض کتبی ان مقام التحدیث اشد تشبها بمقام النبوة ولا فرق الا فرق القوة والفعل وما فهموا قولی وقالوا ان هذا الرجل یدعی النبوة والله یعلم ان قولهم هذا کذب بحت لا یمازجه شئ من الصدق ولا اصل له اصلا۔ وانی والله امن بالله ورسوله وامن بانه خاتم النبیین۔ نعم قلت ان اجزاء النبوة توجد فی التحدیث کلها ولکن بالقوة لا بالفعل فالمحدث نبی بالقوة ولو لم یکن سد باب النبوة لکان نبیا بالفعل ص۳۰۰۔ ترجمہ۔ اور مین نے اپنی بعضی کتابون مین یہ جو لکھا ہے کہ محدث ہونیکا مقام نبوت کے مقام سے قوی مشابہت رکھتا ہے اور بجز ملکہ اور فعل کے اور کچھ فرق نہین ہے معترضین میرے قول کو نہ سمجھے اور کہا کہ البتہ یہ مرد نبوت کا دعوے کرتا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ البتہ اُنکا یہ قول نرا جھوٹ ہے ذرا اُسکو سچ سے آمیزش نہین ہے اور نہ ہرگز اُسکے لئے اصل ہے۔ اور مین واللہ خدا اور اسکے رسول پر ایمان

رکہتا ہون اور اس پر ایمان رکہتا ہون کہ البتہ وہ رسول سب نبیون کے تمام کنندہ ہین۔ ہان
یہ مینے کہا کہ البتہ نبوت کے اجزا محدث ہونےمین پورے پائے جاتے ہین۔ ولیکن باعتبار ملکہ ہونے
کے نہ باعتبار فعلیت مین آنیکے پس محدث باعتبار ملکہ کے نبی ہی اور جو نبوت کا دروازہ بند نہ ہو چکتا
تو وہ البتہ بالفعل نبی ہوتا۔ دیگر۔ وَکَمَالَاتُ النُّبُوَّۃِ جَمِیْعُہَا مُخْفِیَّۃٌ مُضْمَرَۃٌ فِی
التَّحْدِیْثِ وَمَا حَبَسَ ظُہُوْرَہَا وَخُرُوْجَہَا اِلَی الْفِعْلِ اِلَّا سَدُّ بَابِ النُّبُوَّۃِ ص ۸۲
ترجمہ اور نبوت کے جملہ کمالات پوشیدہ چہپے ہوی محدث ہونےمین ہین اور انکے ظاہر ہونیکو اور انکی
وقوع مین آنیکو کسی شے نے بجز نبوت کے دروازہ بند ہو جانیکے نہین روکا ہی۔ انتہے۔ الحاصل
ناظرین بخوبی جان سکتے ہین کہ میر الصاحب کو جوابیہ خطوط مین جو ہمنے قرآن کریم سے آیتین
پیش کر کے مختصر طور پر انکے مفہوم کو ان پر ظاہر کیا سو انکی فرمایش کی رعایت کی باعث اکتفا کیا گیا مگر
بقول مثل مشہور تمام زلیخا پڑہ گئے اور یہ نہ سمجھے کہ زلیخا مرد کا نام ہے یا عورت کا۔ میر الصاحب اپنے خط
مورخہ ۲ر جون والے مین لکہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی اور رسول خاتم النبیین
ہین مگر یہ نہ سمجہکر کہ جب نبیین جمع سالم کا صیغہ ہی تو اسپر الف ولام جب داخل ہوا تو کلمہ خاتم النبیین
تمام خدا کے نبیونکی افراد کو تمام کنندہ کے مطلب مین ہے اور جب بلا استثنا کے ہی تو چنان و چنین
کی شق اسمین لگانی غلط ہی باایہمہ مرزا صاحب کی نبوت کا اعتقاد بہی ظاہر کرتے ہین اور حافظ تمام
قرآن شریف کے ہو کر اسکی خبر نہین کہ قرآن کریم نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بفضل
الٰہی نبوت کا مقام ہی کسیکے لئے نہین چہوڑا ہے۔ میر الصاحب نے ہمارے لکہنے کے مطابق امت
محمدیہ کو خیر امت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کی ہدایت کیواسطے جو قیامت تک
جہان کی بقا کیساتہہ آپکی ہدایت جاریہ رہنے کی آپکے خاتم النبیین ہونیکی لم باوجودیکہ مان لیا
ہے مگر پہر بہی میر الصاحب کا اپنے مورخہ ۲۳ر جولائی والے خط مین یہی دعوے رہا کہ اسکو یہ کب
لازم ہی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوی نبی مبعوث نہین ہوگا اور ہمنے جو اپنے خط مورخہ
۲۴ر جولای حال مین مرزا صاحب کے اس قول کا حوالہ دیا جو انکی ساٹھ سالہ عمر سے پہلی کی
تالیف کردہ کتاب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۷۹ سے عبارت کو ہم ہدیہ ناظرین کر چکے ہین تو باوجود
مناظرہ کا سلسلہ بند کر چکنے کی ہمارے ساتہہ موعودہ نقد کے مطالبہ اپنے ذمہ عائد ہونیکے جواب مین

دوبارہ گفتگو جاری کرنیکے طور پر اول یون تمہید کرتے ہین اور ۲۵ر جولائی کو ہمارے پاس اسکو لکھکر بھیجتے ہین (میرا جی تو نہ چاہتا تھا کہ آپکی لغویات کا جواب لکھون کیونکہ سوائے تضییع اوقات کے اور کچھہ حاصل نہین ہی مگر چونکہ آپ میری خاموشی سے بھی کچھہ فائدہ اُٹھانا چاہتے ہین اسلئے مناسب سمجھا کہ آپکو اس ناجائز فائدہ سے محروم رکھا جائے۔) انتہے۔ لہذا مرزا صاحب نے جو علاوہ منقولہ ص ۷۹ کے ص ۲۰۔۷۹۔۸۱۔۸۲ میں قیامت تک بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کا دروازہ مسدود ہوجانیکو تسلیم کرکے تصریحات کی ہین ہمنے اس کیفیت مین وہ ناظرین کے سامنے کردی ہین تاکہ جو ہمنے اپنے خط مورخہ ۲۴ر جولائی مین لکھدیا ہی کہ اس آپکے تحریری فتوے سے بحث شدہ دوسرے امر (یعنی متعلق نبوت) کا ثبوت خوب ظاہر ہوگیا۔ کہ پہلے مرزا صاحب نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کے مدعی پر جو کفر کا فتوے دیا تھا وہی سچ ہے۔ انتہے۔ حضرات جان لیوین کہ میر الصاحب اپنی پیر صاحب کی گواہی کے مطابق والے ہماری جواب کو لچر اور لغویات کے نام سے یاد کرتے ہین تو عکسی قاعدہ سے خود اُنکی بات اُسکی مصداق ہی اور شکست خوردہ ہونیکا اظہار ہے۔ نیز یہ کہ ہمکو ناجائز نہین بلکہ جائز اور حلال فائدہ سے محروم رکھنا چاہتے ہین جسکی امید خام مین میر الصاحب خارج از مبحث پرچہ کے اندر نمبرات ذیل لکھتے ہین لہذا پرچہ مذکور کے جواب مین انکو لکھدیا کہ آج ۲۶ر جولائی ۱۹۱۲ء کو آپکا پرچہ مباحثہ ختم شدہ کے متعلق پہونچا جسکا پہلا جواب پھر آپ کو یاد دلایا جاتا ہی مثنوی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔ مصرعہ۔ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا ست باقی مباحثہ گذشتہ کا نتیجہ انشاء اللہ تعالی آپ معلوم کرلین گے کیا رہا۔ انتہی۔ میر الصاحب کے مرقومہ نمبر یہ ہین۔ نمبر۱ آپ بار بار مسئلہ ابنیت کو پیش کرکے مجھے الزام دیتے ہین کہ جواب ندیا یہ آپکی ہٹ دھرمی اور زبردستی ہی کیا آپنے میری خواہش کے مطابق خدا کو ضامن دیا جیسا کہ آپ کی ۲۷ر جون والے خط مین عرض کیا گیا تھا بجائے اسکی کہ آپ میرا اطمینان کرتے اور مجھسے جواب لیتے فضول اِدھر اُدھر کی باتون ہی اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرتے رہی۔ پس جبکہ اُس شرط کو جو مشروط جواب تھی آپنے پورا نکیا تو اُلٹا مجھے ملزم بنانا آپکی حرکت مذبوحی نہیں تو اور کیا ہی۔ انتہے۔

۱۱ ۱۲ ء جس مقام کی عبارت کا میر الصاحب شرط جواب ہونا اس خط میں لکھتے ہیں اسقدر ہے

(مین بفضل خدا اس موقعہ پر اس استعارہ یعنی ابنیت کی اچھی طرح تشریح کرتا ولیکن مجھے ڈر ہے کہ کہین عوام کالانعام کو بہکانیکیلئے آپ اس تشریح کو ایک ذریعہ بنالیں اس لئے خاموشی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ ہان اگر آپ خدا کو ضامن دین کہ ہم عوام کو اُس تحریر سے مغالطہ مین نہ ڈالینگے تو مین انشاء اللہ مفصل عرض کرونگا۔ انتہی) حضرات آپنے دیکھا کیسی لغویات پر شرطی میر الصاحب جواب کی بتلاتے ہین اور خدا کی ضمانت ہمسے انہون نے طلب کی تہی بہکانیکے شیطانی آلہ کو ہمارے پاس بہیجتے۔ اصل یہ ہی کہ ابن اللہ کے وجود اور اُسکے فرض کرنیکو دونون کو نصوص قطعیہ مین جناب باری وحدہ لاشریک نے بہت مرتبہ باطل کر دیا ہے۔ لہذا ہمنے بحسب مثل مشہور کالای بد بریش خاوندش کے اُسکا یون جواب لکھدیا تہا کہ تم قطعی یقین سے آپکو سناتے ہین کہ مرعوث تشریح نے ہی شیٰطِینَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غرورا کے پورے مصداق والونکو اور اولئک کالانعام بل ہم اضل کے مفہومونکو بہکا کر مشرکین خاسرین بنا رکھاہی۔ اگر آپکے پاس صحیح حدیث دیا آیت قرآنی دلیل ہی ہوتی تو پیش کرتے بغیر صحیح متن کے تشریح نہیں تفضیح ہے خوب کیا جو چپکے کھڈ کیطرف بہاگ گئے۔ انتہے۔ چنانچہ مناظرہ کے آخر تک ہمارے مطالبہ سے میر الصاحب عہدہ برآ نہو سکے۔ ناظرین سوال وجواب سے خوب سمجھہ سکتے ہین کہ اس نمبر میں میر الصاحب نے محض فضول عذر لکھکر اپنی مذبوحی حرکت دکھلائی ہے۔

دوسری حرکت مذبوحی یہ ہے کہ قبل از فیصلہ ہی ہزار روپیہ کا مطالبہ شروع کر دیا افسوس آپ تو اتنا ہی نہین سمجھتے کہ میرا سوال کیا تہا اور آپکو جواب کیا دینا چاہیے تہا۔ میرا تو آپسے یہ سوال تہا کہ کلام اللہ سے اس بات کا ثبوت مجھے دیدین کم سے کم ایک ہی آیت ایسی دکھلادین جسمین لکہا ہو کہ نبوت ہمیشہ کیلئے ختم ہوگئی اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوی نبی مبعوث نہوگا آپنے اس کے جواب مین صرف یہ بات پیش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کیلئے نبی بنا کر بہیجے گئے ہین سو یہ تو میرے سوال کا جواب نہیں ہے کیونکہ یہ تو ہم بہی مانتے ہین کہ آپ تمام جہان کیلئے مبعوث ہوے تہی سو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ آئندہ کوی نبی مبعوث نہوگا فتدبروا انتہے۔ ناظرین غور فرمائین میر الصاحب اپنے اس نمبر کی تقریر مین کہانتک مرغ بسمل کیطرح لوٹ پوٹ ہوے ہین۔ آپ لکہتے ہین قبل از فیصلہ ہی ہزار روپیہ کا مطالبہ شروع کر دیا حالانکہ

ہمنے جواب فصل الخطاب انکے سامنے پیش کردیا ہے چنانچہ حمامۃ البشریٰ کے صـ۹۴ مین جو انکے
پیر صاحب نے خاتم النبیین کے متعلق تفصیل بیان کی اور قیامت تک بعد آنحضرتؐ کے
کسی نبی کے مبعوث نہونیکے بابت توضیح لکہی اُسکا مدار اسی ہماری پیش کردہ آیت سورہ
اعراف والی پر ہے میر انصاحب آیت کا مطلب نہ سمجہے تو اسکا انتقام اپنی فہم سے اُنکو لینا
چاہئے تہا ہمکو اُنکی عدم فہمی سے سروکار کیا ہے ۔ قولہ پہر آنجناب نے فیصلہ کا عذر چہوڑکر
اسطرف پلٹا کہا یا کہ میرا سوال تو آپ سے یہ تہا کہ کلام اللہ سے اس بات کا ثبوت مجہے دیوین الحضرات
ہمنے ثبوت میں جب سورہ آل عمران کی آیت اسمارہ مین پیش کی کہ امت محمدیہ کو بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے نبی مبعوث ہونیکی ضرورت نہین ہے ۔ سورہ اعراف کی آیت اس
بارہ میں پیش کی کہ تمام جہان کے لوگونکے واسطے قیامت تک کیلئے آپکی نبوت بغیر احتیاج کسی نئے
نبی مبعوث ہونیکے نافذ و قایم ہے تو ہماریطرف سے دفع عذر میں یہ کہنا کافی ہے کہ آپنے آیت قرآنی
سے کیون نہ سمجہا کہ اس میں اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا جملہ اسمیہ اس بات پر شاہدین
کہ آپکی رسالت غیر میعادی ہے اور آپ کے بعد تمام آئندہ زمانہ مین قیامت تک کیلئے آپکا کاملہ فیض
منجانب اللہ امت کی تربیت کیواسطے مشغول ہے چنانچہ جناب عزت باری نے آپکی نبوت کی دوام
پر دلالت کرنیکے لئے اس آیت کیساتہہ اَلَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ والی شانکو
پیوند کرکے ذکر فرمایا ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب راچہ گناہ ۔ قرآن کریم نے
تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے مبعوث نہونیکی وجہ تک کو مومنین پر ظاہر کردیا
ہے ۔ اور یون بہی سنادیا ہے کہ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا کہ لوگ
قرآن کو غور اور فکر سے کیون نہین دیکہتے ہین کیا دلون پر اُنکے تالے لگ گئے ہین جب ہم اپنے
مدعا ثابت کرچکے یہین ۱۲ جولائی والے خط مین میر انصاحب کے پیر صاحب کی گواہی تک پیش کرچکے
تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ جن صاحب کی نبوت کے میر انصاحب معتقد ہین جب انکی ستسٹ سالگی
عمر سے پہلا دعوی عیسے موعود کے عہد والی بات کو عذر بیجا اور حیلہ بے سروپا کیساتہہ ٹالتے ہین تو
میر انصاحب کی اس سے بڑہکر اور سخت ہٹ دہرمی اور زبردستی کی بات اور کیا ہوگی ۔ حضرات
میر انصاحب سے ہمکو بعد اور پلٹے کہانیکو دیکہئے یعنی یا اس بات کا اظہار تہا کہ گویا ہمنے ختم نبوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو چکنے کی ثبوت مین کوئی آیت پیش نہین کی ہی اگر پیش کی ہی تو اُسکو سوال سے تعلق نہیں ہے اب اس بات کی قائل ہوتے ہین کہ صرف یہ بات پیش کی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کی لئے نبی بناکر بھیجے گئے۔ انتہی۔ یہ عذر جناب موصوف کا نہایت سادہ دلی سے پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہی کیونکہ میر الفصاحب خدا تعالی کے کلام کو کیا سمجھ سکتے جبکہ اپنے اقرار کو ہی نہین سمجھتے ہیں کیونکہ جب انہون نے یہ مان لیا کہ ہمنے جو قرآنی آیت اور بقول اُنکے جو بات پیش کی وہ اس بارہ مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کیلئے نبی بناکر بھیجے گئے تو میر الفصاحب کے سوال کا جواب کھلا ہوا پورا اُنکو ملگیا۔ اور وہ جو لکھتے ہین کہ میرا سوال کیا تھا اور آپکو جواب کیا دینا چاہئے تھا۔ اور لفظ صرف۔ اور یہ کہ یہ تو میری سوال کا جواب نہیں ہے یہ سب فضول اور لغو بات ہو گئی۔ کیونکہ ساری دنیا نہ ابھی پوری ہوئی نہ قیامت برپا ہونیسے پہلی وہ پوری ہو چکیگی۔ اس لئے کہ آیت مین دنیا کی سب آدمیونکیطرف آپکی بعثت مذکور ہی پس اُنکیلئے جبتک ہستی ہے آپکی نبوت اُنسے پہلے بموجب آیت مذکورہ کے ختم نہین ہو سکتی ہی اور مومنین صالحین کا تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ والی حالت کیساتھہ متصف رہنا قیامت تک دوسریکے نبی بننے کو مانع رہیگا پس شریعت کے احکام جب اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی اطلاع سی اپنی حد کو پہونچ چکنے ثابت ہین اور نبوت کی نعمت وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ کی خبر سے معین ہو چکی تو ظاہر ہی کہ بموجب آیت مذکورہ سورہ اعراف کے خاتم النبیین سے یہی صحیح مراد ہی کہ آپکی نبوت کی بعد نبوت کا دروازہ قیامت تک کیلئے مسدود ہے ہم ان مضامین کو اپنے رسالہ شہاب ثاقب مین بھی لکھہ چکی ہین اسجگہہ دوبارہ تحریر کئے گئے۔ نیز میر الفصاحب نے یہ غلط بولا کہ آپ تمام جہان کیلئے مبعوث ہوئی تھی بلکہ صحیح یہ ہی کہ آپکی غیر منقطع بعثت تمام جہانکیلئے ہوئی ہے۔ لہذا ضرور لازم آگیا کہ آئندہ کوئی نبی مبعوث نہوگا۔ ع ۳ قولہ تعجب ہے کہ آپ مجھسے اُن آیتونکا مطالبہ بھی کرتے جاتے ہین جنکی رو سے آئندہ نبیونکا آنا ثابت ہی اور ساتھہ ہی منع کرتے جاتے ہین کہ خبردار ہمارے پاس موعودہ جواب نہ بھیجنا الخ۔ حضرات اس نمبر مین تو میر الفصاحب نے انتہا درجہ ہمارے ۲۴ر جولائی والے خط کی عبارت مین تصرف بیجا کرکے حیلہ بازی کی ہی تاکہ اگر موعودہ ایکہزار روپیہ دینے سے کسیطرح بھی جان بچ جائے تو بچالینی چاہئے یہ وہ صاحب ہین جنہون نے اپنے خط مورخہ ۱۶ر جون والے مین خدا تعالی کو حاضر و ناظر کی صفت سے شاہد کرکے ہمکو درباب توبہ کرنے اور شکریہ میں ایکہزار روپیہ دینے کا وعدہ اس شرط پر لکھا تھا کہ ہم کم از کم ایک ایسی آیت قرآن کریم کی پیش کر دیوین جس سے (نہ جس مین) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد

انبیا ورسول کے مبعوث ہونیکی ممانعت ہو۔ انتہے۔ یعنی ممانعت ثابت ہوتی ہو چنانچہ ہمنے سوال کے مطابق کافی ثبوت کو پیش کر دیا جسکو ہم اس مناظرہ کی کیفیت مین ظاہر کر چکے ہین تو میر الصاحب کو غلط حیلون کے ذریعہ سے عہد شکنی کی فکرین سوجہین مگر بچکر کہان جا سکتے ہین انکا نمبر والا غلط بیان ہونا ثابت ہوا جاتا ہے پر میر الصاحب کی خدا کو شاہد کر کے عہد شکنی کی تدبیرین کرنے پر منجانب اللہ یہ عرض کرنا بیساختہ یاد آتا ہے وَیُشْہِدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا فِی قَلْبِہٖ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ اے حضرات میر الصاحب کی اس نمبر والی عبارت کو تو آپنے دیکھا اب ہماری خط ۲۴ جولائی والے الفاظ کو ملاحظہ فرمائیے وہ یہ ہین (بیشک ہم تو آپکے قول کے مطابق آپکے ذمہ ایکہزار روپیہ ثابت کر کے سلامتی کیساتہہ الوداع ہوگئے مگر آپ فاسد اعتقاد نہ بدلنے کی سبب خرور وحل کیطرح ضلالت میں گرفتار رہے۔ افسوس یہ ہی کہ قرآن کریم کی جو ہمنے آیتین سنائین انکی سمجھنے میں آپکے عقل ایسی رفوچکر ہوئی کہ اپنے دعوی مقام ابن اللہ کو اور بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت جاری رہنے کو ثابت کرنیکیلئے ایک آیت قرآنی اپنے خطونکی تحریر میں (یہ وقت یاد رہے) نہ لاسکے عذر اور حیلون کی ہی بات بناتے رہے۔ اگر آپکے زعم مین مثل نبوت موسی علیہ السلام کے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد رسالت کا منصب جاری رہنا سچ ہی تو ایسی قرآن کریم کی آیت کیون نہ پیش کی (یہان بھی قصہ ماضیہ پر ملامت ہے) جسمین تمام جہان کے لوگونکیواسطے موسی علیہ السلام کا مبعوث ہونا کہا گیا ہو۔ اتنے لکھنے پر کیون رہ گئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کیلئے مبعوث ہوئے۔ اور ماسوا امت محمدیہ کے اُمم سابقہ میں سے کیون نہین کسی امت کی بابت قرآنی آیت بجز اوصاف انبیاء سابقین کے ہم پلہ آیت تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ کے آپ ہمارے ساتہہ خط کتابت والے مناظرہ کے زمانہ مین ہمکو نہین سنا سکے (اسمین بھی پیش از ختم مناظرہ مطالبہ کا ذکر ہے) جو مذبوحی اپنی حرکت دکھلا کر گمراہی نامہ عنقریب ہمارے پاس بھیجنے کا وعدہ کرتے ہین آپکی اس بیہودہ تقریر کا جواب ہماریطرفسے یہی ہی کہ مشتیکہ پس از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔ خبردار ہزیان سرائی کو آئندہ آپ نہ ہمارے پاس بھیجئے نہ کسی دوسرے مسلمان کو دیجئے۔ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ ٥ بلکہ اپنے موعودہ ایکہزار روپیہ کے ادا کرنیکی فکر اپنے فرار کے جرم میں کیجئے۔ انتہے۔ حضرات ناظرین ہمارے الفاظ کو غور سے ملاحظہ فرمائین کہ وہ مناظرہ جاریہ کے زمانہ سی جواب کے مطالبہ کیساتہہ تعلق رکھتے ہین

نہ وقت مناظرہ مسدود ہو چکنے سی پس جبکہ میر الصاحب ۲۳ر جولای میں بذریعہ خط کے مناظرہ بند کر چکے اور
ہمکو یہ لکھکر کہ شاید جناب کی عمر ساٹھہ سی تجاوز کر گئی ہے اسلئے آپ کے ساتھہ سوال و جواب مین اپنا قیمتی
وقت کو ضائع کرنے اور بیفائدہ دردسری اُٹھانیکے اور کوی نیک نتیجہ نکلتا معلوم نہین ہوتا پس مین
سلامتی کیساتھہ آپکو الوداع کہتا ہون چنانچہ ہمنے بہی اُنکی خواہش کے مطابق مناظرہ کو بند کر نیمین
جواب منظوری کا ۲۴ر جولای میں لکھکر بہیجدیا جسکی عبارت کسی قدر ہدیہ ناظرین ہو چکی ہی اور چونکہ
میر الصاحب نے مناظرہ بند کرنیکی وجہ اپنے گمان مین گریز کرنیکیلیے حجت قرار دی تہی کہ شصت سالگی
والے کی بات قابل اعتبار نہین ہوتی ہے لہذا ہمنے انکے جواب مین اپنی نسبت یہ لکھکر کہ میرے حق مین
ضعیف العقل ہونیکا آپکا خیال تو امر علیحدہ ہی اُنپر انکے مسلمہ امر سے وہ حجت اپنے اہل حق ہونیکی بابت
قائم کر دی جولنسی حمامۃ البشری کے صـ۷۹ سے مرزائی عبارت کے حوالہ کو کہ ہم پہلے نقل کر چکے ہیں یعنی
اس بات کو جو انہون نے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدعی نبوت کو اسلام سے خارج ہو کر کفار مین
داخل ہو جانیوالا اتبلایا ہی جو اُنکی ساٹھ برس کی عمر سے پہلے کی تحریر ہے پہر مرزا صاحب اور میر الصاحب
کے حال سے اُنکو اسطرح واقف کر دیا کہ ساٹھہ برس کی عمر سے تجاوز کر کے یا اُسکے قریب میں اُنہون نے
جو اپنے حق میں نبوت کے منصب کا ادعا کیا حتے کہ کرشن اوتار ہونیکا دعوا کیا وہ سب لچر خیالات سے ہے
اسلئے کہ اُنہون نے اسّی سال کے قریب عمر پائی بلکہ آپ کے جواب سے یہ بہی ثابت ہو گیا کہ وہ اتنے
ضعیف العقل اور غلط فہم ہو گئے تہی جنکے برحق سمجھنے نے آپکی سمجھہ کو ساٹھہ برس کی عمر سے پہلے ہی زائل
کر دیا۔ حاصل الامر یہ بات واجب الاظہار ہی کہ باعتبار ساٹھہ سالہ مرزا صاحب کے ہونیکے بہی میر الصاحب پر
ہمارا آیات قرآنی سے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برحق نئے نبی مبعوث ہونیکی ممانعت ثابت
ہونیمین قوی حجت خود انکی پہر مسلمہ کیساتھہ ہماریطرف سی قول فیصل واالثبوت گزر لیا ہے اور ہمنے انکو
ہٹ دہرمی و ناجائز گفتار پر ہوشیار کر دیا ہی اور یہ خوب واضح ہو چکا ہی کہ جس رسالہ کے بہیجنے کا
میر الصاحب نے اپنے خطون میں وعدہ لکہا ہی ہمسے خط و کتابت مناظرہ جاریہ کے سوال والی عبارت سے
ظاہر ہے کہ اُسکو داخل شرط اور داخل مناظرہ ہونمین کچہہ تعلق نہین ہے پچہلی موعودہ ایکہزار والی رقم
اُنکے ذمہ عائد اور ادا کرنی ثابت ہو چکی ہی اور موعودہ رسالہ کے جواب کا جس سے چاہین مطالبہ کرین ہمارے
گزشتہ مباحثہ سی وہ علیحدہ اور خارج ہے پس میر الصاحب نے جو کچہہ اس تیسرے نمبر کی اوپر والی سطرون مین

ایکہزار روپیہ ادا کرنے کے بابت ہم کو حق جائز اور خلال سے محروم رکھنے کی کوشش مین بہانہ لیا اور عذر لکھا غلط اور بیکار ہے اور جو کچھہ ذیل والی سطرون میں ہمکو لکھتے ہین اُنہون نے اُسمین اپنی کج فہمی کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے یون رقم کیا ہے کہ اجی حضرت آپ میرے جواب سے اس قدر کیون گھبراتے ہین کیا اس حوصلہ اور برتے پر ایکہزار روپیہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ آپ تو اپنے کو اہل اللہ مین سے سمجھتے ہین جنکو دنیا سے تعلق نہین ہوتا مگر آپ تو ایکہزار کا نام سنکر ہی لٹو ہو گئے اور خواہ جائز ہو یا ناجائز مگر روپیہ حاصل کرنے کی فکر پڑ گئی۔ انتہے۔ ۳ چونکہ آپکیطرف سے اُن آیتون کا جن سے نبیونکا آنا ثابت ہے مطالبہ جاری ہے (ناظرین میر الضاحب کی مجروح عبارت پر توجہ رکھین) لہذا اُسکے جواب مین رسالہ موعودہ آپکی خدمت میں ضرور روانہ کیا جائیگا تسلی فرماوین۔ انتہے۔ نمبر سوم کی بقیہ عبارت مین اُنکا ٹھٹھہ اُنکی کم عقلی کی دلیل ہے یعنی باطل شے کو مٹانیوالے کام کے ساتھ اپنے مخالف سے حسب قرارداد جو نفع وصول کرنیکے لئے مظفر و منصور شخص مطالبہ دہ اہل اللہ ہونیکے نہ خلاف ہے نہ وہ آمدنی ناجائز ہے پس ہمنے اپنا حق طلب کیا ہے جسکے ادا کرنے کے خوف مین میر الضاحب بیجا بہانے پیدا کرنے کے اندر لٹو کی طرح گھوم رہی ہین اور جس شرط کے ساتھہ میر الضاحب سے آیتون کی بابت مطالبہ تھا اولاً اسکو ترک کیا ثانیاً مطالبہ کا زمانہ بھی گزر لیا ہے لہذا پہلی رقم کو وہ ہمارے حوالہ کرین اور عذرات جو پیش کئے ہین اُن کو اپنی جیب مین رکھین وَلِلّٰہِ الْاَمْرُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَتَبَعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حررہ خلیل الرحمٰن بماہ مبارک رمضان ۱۳۳۱ھ

تجارتی پریس میرٹھ منشی بشیر الدین پرنٹر